

کارکاری کی تباہ کاریاں



تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ

مولانا محمد فیض احمد ایسی رضوی

کار و کاری کی تباہ کاریاں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

(الصلوة والسلام) جیلان یا رسول اللہ ﷺ

کار و کاری کی تباہ کاریاں

مصنف

فیض ملت آفتاب السنت امام المناظرین رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحاجہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام
صوفی مختار احمد اویسی

ناشر
سیرانی کتب خانہ بہاول پور

کار و کاری کی تباہ کاریاں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

(اعلیٰ درجہ کے) جلیبی دار سونے کے

کار و کاری کی تباہ کاریاں

مصنف

فیض ملت آفتاب اہلسنت امام الشافعیین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام
صوفی مختار احمد اویسی

ناشر
سیرانی کتب خانہ بہاول پور

کتاب : کار و کاری کی تباہ کاریاں

مصنف : فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام : صرفی مختار احمد اویسی

ناشر : سیرانی کتب خانہ بہاولپور

اشاعت دوم: مارچ ۱۴۰۱ھ

صفحات : 64

قیمت : 55 روپے

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	عرض ہاشم	5
۲	پوشِ نکتہ	6
۳	کار و کاری کی تباہ کاریاں	9
۴	بہنہاں سامانہ	11
۵	امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	11
۶	قرآنی تعلیم	12
۷	بالا خانے پر عورت کو روکنے کی حکمت	14
۸	بدلتا ہی کے متعلق احادیث مبارکہ	14
۹	کار و کاری کی حکایات	21
۱۰	چند روزہ زندگی	28
۱۱	نکاح کے فائدے	29
۱۲	ازدواجی زندگی کے فوائد	32
۱۳	زوجین کے معاشرے کی ہدایت دہانی	33
۱۴	ہدایت نبوی ﷺ	33
۱۵	کار و کاری کا اصل	37
۱۶	سربراہوں کے لئے	37
۱۷	لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے	38
۱۸	زنا کی مذمت	38

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
41	زمانہ میر غذاب	۱۹
41	لواہٹ کی خرابیاں	۲۰
42	زمانہ روکنے کے تجربے	۲۱
43	شفیق امت ﷺ کا معاشرہ	۲۲
46	روحانی نے	۲۳
46	حکایات	۲۳
49	لعان کار و کاری کا آخری فیصلہ	۲۵
52	غیرت انسانی	۲۶
52	شکوک و شبہات	۲۷
53	ایک تجویز	۲۸
55	جاہلیت کا نمونہ	۲۹
55	لاکھوں کو زندہ دگر دگر کرنے کا طریقہ	۳۰
56	آخری گزارش	۳۱
56	قتل ناحق کا آخری خطاب	۳۲
59	میں نفی ہوں	۳۳
62	اجل	۳۳

عرض ناشر

کار و کاری کی تباہیاں ویراباں عام ہیں۔ بالخصوص اندرون سندھ میں اس کا سلسلہ عرصہ سے جاری ہے۔ مگر افسوس کہ اس رسم بد کا قلع قمع کرنے کے لئے ابھی تک کوئی خاطر خواہ طریقہ نہیں اختیار کیا گیا۔ اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا تو اس کا انجام بہت ہی بھیا تک ہوگا۔

ابھی تک اس برائی کے سد باب پر کوئی کتاب یا رسالہ موجود نہیں تھا۔ مگر اللہ عزوجل کے لئے خیر عطا فرمائے حضرت علامہ مفتی محمد رفیع احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی کو کہ آپ نے اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود اس برائی کے خاتمہ کے لئے اپنا قیمتی اظہار اور بہت ہی اہم مضمونات اس رسالے میں جمع فرما کر جہاد باقلم کا فریضہ ادا فرمایا ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے اور خاص طور سے اندرون سندھ بھی اس رسالہ کو عام کیا جائے تاکہ اس رسم بد کا قلع قمع ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی اس محنت کو قبول فرما کر معاشرے سے کار و کاری کی لعنت کا خاتمہ فرمائے۔ اور ہر مسلمان مرد و عورت کو غیرت و جفا کی چادر نصیب فرمائے۔ آمین بجاوالہی الصلوٰۃ والسلام

فقہہ والسلام
ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام لاهلهما وآله واصحابه اجمعين
فقیر اور لکھی غفرلہ ۱۴۲۱ھ کے عمر و زیارت کندہ حضرت اے واپس باب مدینہ
کراچی پہنچا تو چند روز یہاں اقامت نصیب ہوئی جاتی تھی اسلام اور لکھی، قادری نے
فرمائش کی کہ کار و کاری پر کچھ لکھیں فقیر کو یہ لفظ پہلی بار سنائی دیا اگرچہ فقیر کی سندھ میں
اکثر آمد و رفت رہتی ہے اور عائدہ واجاب بھی بکثرت ہیں۔ لیکن اس کا ذکر کبھی کانوں
نے نہ سنا تھا قرآن سے محسوس ہوا کہ یہ سندھی لفظ ہے اتفاقاً "ہفت روزہ دین" اخبار
کراچی کے ایک شمارہ میں ایک بیان شائع ہوا، اس سے گمان غالب ہوا کہ یہ سندھی
لفظ ہے اجاب سے اس کے متعلق استفسار کیا تو تسلی بخش بات نہ بنی۔ فقیر نے
بہاولپور پہنچے ہی اپنے قلمباز عزیز فاضل نوجوان صاحبزادہ علامہ راشدی صاحب
زید مجاہد کو خط لکھا۔ انہوں نے بھی فوراً جواب بھیجا لفظ کا متن ملاحظہ ہو۔

حضرت تلمیذ سیدی دامت برکاتہم العالیہ بہاولپور شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ غیریت ہو گئے آج آپ کے مکتوب کراچی سے شرف ہوا۔
آپ نے کار و کاری کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ کار و کاری کا لغوی معنی "کالا
کالی"۔

یہ تب بولا جاتا ہے جب کوئی عورت کی آشنا سے ناجائز تعلقات قائم کر لے
جب دونوں رستے ہاتھوں پکڑے جاتے ہیں تو انہیں کار و کاری کہا جاتا کہ دونوں نے
کالا منہ کیا۔

(چونکہ سندھ میں لام کے بجائے راہ بولتے ہیں جیسے کراچی دراصل کراچی تھا ایک

عورت کا نام ہے اس سے یہ شعر کراچی مشہور ہے کاش اس عیار سے شعر کا نام باب
المدینہ ہوتا۔ لکھی غفرلہ

لیکن صحافی، محرمات کی علمبردار لیڈر محرمات اور وہابیوں اور یونینوں کے
سیاسی مولوی ان حضرات کو یہ غیرت نظر نہیں آتی۔ بلکہ وہ محرمات کے خلاف یہ سازش
قرار دیتے ہیں۔

اور دوسرا ہے کہ بعض مقامات پر محرمات پر جاگیر دار دویروں کے الزام بھی ہوں،
اور بعض دویروں پر ملکیت کی تقسیم کے بجائے لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے بلکہ قرآن
شریف سے کرتے ہیں۔

لیکن ان صورتوں میں مجموعی طور پر کار و کاری کو بغیر فراڈ سازش نہیں کہا جاسکتا
ہے۔

آپ نے بہت اچھا کیا سندھ کے اس اہم مسئلہ پر قلم اٹھایا ہے۔ امید ہے
جامع و تحقیقی مجلس جواب رقم فرمائیں گے۔ جو کہ فریقین کے لئے مدلل و مفصل ثابت ہو
ان مذکورہ شتوں کا بھی ذکر فرمائیں گے۔

والسلام مع الاحرام الاحقر العباد

راشدی غفرلہ العالی

10-2-2001

تعارف علامہ راشد زید مجددہ:

آپ خاندان راشد (پیر پگوارہ) کے عالی شان خاندان کے چشم و چراغ ہیں الحمد للہ علوم عربیہ کے فاضل ہیں اور صاحب قلم ہیں درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں ان میں اکثر مطبوعہ ہیں اردو میں بھی سندھی میں بھی مالان کی تحریر سے دو باتیں ثابت ہوئیں (1) لڑکا لڑکی کے زمانے کے اور کتاب پر لڑکا لڑکی کو قتل کر دیا جاتا ہے اور یہ اگلی غیرت کا مسئلہ ہے اور مسلمان ہے وہی جو غیرت ہو بے غیرت دیت کہلاتا ہے۔

(2) دایرے (سروار) چاندی کی تھیم کے خطرہ سے لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے مگر بے بخش دایرے (سروار) لڑکیوں کے غلط کام کرنے سے یا ویسے جانبدار کے خطرہ سے لڑکیوں کو قتل کر دیتے ہوں چونکہ یہ دونوں حرکتیں معاشرے کے لئے مسموم ہیں۔ ضرورت ہے کہ رسم کار و کاری کا ایسا قلع قمع کیا جائے کہ کام تصورات و خیالات سے مٹ جائے لیکن یہ کام حکومت کا ہے فقیر کے پاس قلم ہے اس سے جہاد تصور کر کے یہ رسالہ اہل اسلام کی خدمت میں حاضر ہے۔ وصاف فیضی الا باللہ العلی العظیم وصلى الله على حبيبہ الكريم وعلى آله واصحابہ اجمعين۔

مدینہ کا بھنگاری

(التقریر القادری ابو البصائر محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ)

کار و کاری کی تباہ کاریاں

آج کل کار و کاری کی تباہ کاریاں زوروں پر ہیں ایک خبر ذیل سے اس کا اندازہ لگائیے،

خیر پور (خیر ٹانہ ٹکڑا) کار و کاری کے واقعات روکنے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں مگر طرم کی عدالت سے ضمانت پر بھی پابندی لگا دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار ”سائل“ کے زیر اہتمام خیر پور میں ہونے والے ”کار و کاری“ سے متعلق سیمینار سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سیمینار کی صدارت ٹرسٹ دارو انسٹری آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر رفیق الرحمن سومرو نے کی۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ 1999ء کے آغاز سے اب تک کار و کاری کی گنتاؤں کی رسم نے سندھ میں تین ہزار سے زائد افراد کی جان لی ہے جن میں کم عمر خواتین کی تعداد زیادہ ہے مقررین نے کہا کہ کار و کاری کے واقعات کو روکنے کے لئے حکومت کو سخت اقدامات کرنے چاہئیں اس سلسلے میں طرم کی عدالت سے ضمانت پر پابندی عائد کی جاسکتی ہے اور نکاح کے وقت دوہا سے حلف لیا جائے۔

(نفت روزہ دین کراچی ۱۵ دسمبر ۱۹۹۹ء)

اگر صورت حال یہی رہی تو جانی و برہادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس کے انسداد کے لئے ہر طرح کے طریقے استعمال کرنے ضروری ہیں۔ فقیر اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہے لیکن یہ کہ صورت حال گھٹ جائے۔

(1) وہ بچے بچیاں جو اس غلط کاری کا شکار ہوتے ہیں ابتدائے شعور سے ان پر کڑی نگرانی کی جائے اسی لئے حضور سرور عالم ﷺ نے واضح طور ارشاد فرمایا ہے، مُرُوْرُهُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ ابْنَاءُ مِصْرٍ وَاصْبِرُوْهُمْ عَلٰی تَرْكِهَا وَهُمْ ابْنَاءُ عَشْرِ (الحدیث) بچے سات سال کے ہوں انہیں نماز کا حکم دو دس سال کے ہوں تو نماز کے ترک پر زور اور انہیں بستروں سے علیحدہ کرو۔

(فائدہ) یہ صرف عادت نیک کیلئے تاکہ وہ بڑا ہو کر آسانی سے نیک کام کر سکے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بغز دی درش ز جروتوخ پر نیک ☆ و بدش وعدہ و بیم کن

(ترجمہ) بچپن سے ہی اولاد کو جروتوخ کر۔ اسے نیکی و بدی کے وعدہ و خوف کی خبر سنا (فائدہ) مضامین کے جملہ میں اسی کار و کاری کی تباہ کاری سے بچنے کی ہدایتی اور احتیاطی اور اصلاحی تدبیر ہے اس لئے کہ یہ عمر کا دسواں سال ہے اور بچہ کی جوانی کی طرف پہنچتا ہے اور اسی دور سے جوانی حیوانی کی تہذیبوں کے تیر جھوٹوں کا آغاز ہوتا ہے تو شفیق امت ﷺ نے خبر خواہانہ مشورہ بخشا ہے تاکہ امت اس پر عمل پیرا ہو کر مستقبل میں اپنی اولاد کی عزت و عظمت کو چار چاند لگا دیا جائے جو لوگ معلم لکھنہ شفیق الامت ﷺ کے ارشاد گرامی کی پابندی کر کے بچوں اور بچیوں پر اس عمر سے غلط و مصلحت کی کویت سے نظر رکھتے ہیں وہ خود بھی اور اولاد بھی شریفانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور جو اس مشورہ کی مانند سے ہٹ کر اولاد کو آوارہ چھوڑے رکھتے ہیں انھوں نے کار و کاری کی تباہ کاری کا سامنا نہ بھی ہو تب بھی اکثر لوگ اولاد کی ادب و بد معاشری کے حالات پر خون کے آنسو بہاتے دیکھے گئے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو ایسے احسن حیرانہ میں ادا فرمایا ہے

بہر چوں ز دور و گدشت سنین ☆ زنا بحر ماں گوہر از نشین
بہر بیا آتش شاید فروخت ☆ کہ چشم بر ہم زنی خانہ سوخت

(ترجمہ) لڑکا جب دس سال کا ہو تو حکماً ہاخر میں سے دور رکھو ورنہ انکی مثال روٹی پر آگ ڈالنے جیسی ہوگی۔

انتباہ: حضور سرور عالم ﷺ کی اس آخری ہدایت کہ بچہ کو دس سال کی عمر کے بعد علیحدہ رکھو یعنی بچہ پنپنے کے ساتھ تہذیب گدازے بلکہ بچہ بھی اپنے بھولی اور ہم سن کے ساتھ تہذیبی میں بسر اوقات نہ کرے اور یونہی پنپ جائے کھلی کے ساتھ۔

خون کے آنسو:

آج کل کالج و اسکولوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے نہ صرف خلاف کیا ہے بلکہ اپنا زور مخالفت نبویؐ پر لگایا جا رہا ہے یہاں تک کہ مخلوط تعلیم پر مذمت سے سر جھکانے کے بجائے اس پر فخر و ناز کیا جا رہا ہے بھر تجھ سب کے سامنے ہے کہ ہماری قوم کی لڑکیوں اور لڑکوں کی زندگی بے دردی سے بربادی جا رہی ہے اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ ”کالج لڑکی“ اور رسالہ ”اشہد الباء فی کتابہ النساء“ میں پڑھیے۔

ھونہار اساتذہ:

فقیر کے اساتذہ میں سے حضرت علامہ عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ غور شید احمد صاحب مدظلہ اپنے خاندان پر کڑی نگرانی فرماتے کہ کبھی کسی چھوٹے کو بڑے کے ساتھ رہنا تو دور نہ کہ ایک دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا گوارہ نہ فرماتے بلکہ کبھی سخت سزا سے سزا دے کر روک دیتے تھے جب کہ فقیر نے انکی سیرت پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ ہمارے ان بزرگوں کے خاندان و اقارب پر یہ بھاری کی تصویریں ہیں اور فقیر کے اکثر خاندان بھی اس نعمت سے محروم نہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ:

در اصل ہمارے اساتذہ نے یہ طریقہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ سے مروی فرمایا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاں جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ زیر تعلیم تھے تو فرمایا محمد سق کے دوران میرے پیچھے بیٹھا کرو یہاں تک کہ ایک دن انکی داڑھی کے سایہ پر نظر پڑی تو فرمایا اب آگے آ جاؤ۔ یہ اس لئے کہ امام محمد نہایت ہی حسین و جمیل اور خوبصورتی میں اپنی مثال خود تھے۔

چھوٹی عمر سے ہی بچی کے لئے پردہ کی احتیاط کی جائے اور بچے کو غیروں کے گھروں میں خواہ تو وہ چکر لگانے سے روکا جائے فقیر کو اب بھی وہ شریف اور اصلاحی خاندان کے حضرات کا احسن طریقہ آنکھوں کے سامنے ہے کہ بچی کو کون شعور سے ہی

پردہ کی چادر اوڑھ دیتے اور بیٹی کو گھر سے باہر جانا تو درکنار اپنے اعز و اقارب کے گھروں سے بھی ہٹتی ہے خبر دیکھی جاتی۔

ایک بزرگ (جو اعلیٰ مشائخ کے خاندان کے فرد ہیں) نے فرمایا کہ آپ حضرات حیران ہو گئے کہ ہم تمام خاندان کے افراد مرد و عورتیں ایسے ہم شکل واقع ہوئے ہیں کہ ایک انہیں حیران ہو جاتا ہے کہ یہ کون ہے اور وہ کون۔ انکی وہی وہی بچیوں کی ابتلائی گھر میں پردہ کی احتیاط اور بہ اصول طب بچوں کی بچش کا ہم شکل ہونا فطری امر ہے اور یہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شریف گھرانے اور اعلیٰ خاندان کے لوگ وہ چھوٹے بچے جو دنیا کی ہواؤں سے کچھ نہ کچھ خوف رکھتے انہیں اپنے گھروں میں جانے سے روک دیا کرتے تھے۔

پھر نتیجہ ظاہر ہے کہ ایسے خاندان کے سکون اور باوقار زندگی پر دنیا شکرتی ہے اور آج کل اکثر خاندان بچوں اور بچیوں کے لالچیلوں سے خون کے آنسو بہا رہے ہیں اور انکے علاقے کے بجائے انکا اولاد کوڑے ہرے جام بھر بھر کر چلا رہے ہیں کہ انہیں کالج و اسکول کی تعلیم سے آراستہ کرنے کی فکر میں انہیں اپنے ہاتھوں خود دینا کر رہے ہیں اور بچپن کے پردہ کا تصور شاید کسی کو بے لالچ بچیوں کو جوانی کی بہار میں بے پردگی پر زور دیتے ہیں اور پردہ کے ایسے دشمن بن گئے جیسے یہودیوں اور دیگر بد مذہب

قوانی تعلیم:

مذکورہ بالا تجویز فقیر نے ارشاد بانی سے اخذ کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، و اذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیسنا ذنوا۔ اور جب لڑکے جوانی کو پہنچیں تو (گھر میں آنے کی) اجازت مانگیں (پارہ ۱۸ النور)

اور حضور سرور عالم ﷺ کی بھی یہی تعلیم وارشاد ہے جسکی آئندہ اوراق میں تفصیل آ رہی ہے (ان شاء اللہ)

تجویز (۳) نا (۶):

حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ لا تسكنو هن الغرف ولا تعلمو هن الكتابة و علمو هن الغزل وسورة النور (رواہ ابی نعیم) وغیرہ) عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھانا اور چرخہ کاٹنا سکھانا اور سورہ نور کی تعلیم کرو۔

تبصرہ اویسی غفرلہ:

یہ تمام تجویزیں اس رحم و کرم و شفقت نبی رحمتہ اللعالمین ﷺ کی ارشاد کردہ ہیں جو امت کو ہر موڑ پر طاع داریں اور سعادت کو نین سے جھولیاں بھر کر عطا فرماتے ہیں اور دونوں جہانوں کے ہر درد و تکلیف کے اسباب سے بچاتے رہتے ہیں، اب فقیر ذرا سی تفصیل سے عرض کرتا ہے شاید کہ اگر جانے کسی دل میں میری بات۔

(۱) حضور سرور عالم ﷺ نے عورتوں کو بالا خانے پر رہنے سے اس لئے روکا ہے کہ کہیں بد نظمی کا شکار نہ ہو جائیں کیونکہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال سے نوازا ہے اور حسن و جمال یا کوئی اور کمال جتنا چھپا دوا جائے تو خوب صورت نہیں جاتا ہے۔ حضرت عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف "یوسف وزلیخا" میں فرمایا،

نکورے تاب مستوری ندارد چہ زبندی ز روزن ہر برآورد

ترجمہ: حسین چہرہ پردہ کی تاب نہیں رکھتا جب اسے سختی سے چھپاؤ گے تو وہ درپچ سے سر باہر کرے گا۔

خاتون کو پردے کے علاوہ گھر کی چادر یا واری سے کچھ اور زیادہ پوشیدہ رہنے کا حکم ہے یہ اسلئے کہ نماز جیسی عبادت کے لئے عورتوں کو گھر کے اندر کے حصہ میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ جو شفیق رسول ﷺ خاتون کے لئے گھر سے بھی باہر کے روادار نہیں دہا بالا خانے پر جانے کے کیسے روادار ہوتے ہیں لیکن انہیں ہے مسلمان قوم

کار و کاری کی تباہ کاریاں

کے ان افراد پر کہ وہ اپنے شفیق نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ جو کچھ گھر کی چادر و باری میں رہنے کے لائق تھی اب اسے شیعہ مداخل بنانے پر فخر کیا جا رہا ہے۔

بالا خانہ پر عورت کو روکنے کی حکمت:

سب سے بڑی حکمت وہی ہے کہ حسن و جمال کا تقاضا ہے کہ وہ چھپائے نہ چھپ سکے لیکن جب اسے ہر طرح کی آزادی مل جائے تو پھر وہ حق بھر کر اپنا تقاضا پورا کر لے گا اور بالا خانے پر خاتون کی نظر جب غیروں پر اٹھتی اس کا انتہام بند نہ ہو تو کیا ہوگا چند احادیث مبارکہ اور حکایات مندرجہ ذیل سے عبرت گیری کی تکلیف گوارہ فرمائیں تو بچیوں کی آزادی سنوار جائیگی اور آپ پاپے آگاہ و موصی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہت ہی خوش ہو گئے

بد نگاہی:

خاتون بالا خانہ پر نہ ہونے یا کہیں جب بھی غیر مرد پر نگاہ پڑ گئی تو اس کا انتہام و ناکل بدستہ بدر ہے۔

احادیث مبارکہ:

(۱) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا لعن اللہ الشاظر والمنظور الیہا۔
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جس کو مرد دیکھتا ہے۔
انتباہ: یہ انسان کا ایک فطری امر ہے کہ مردوں میں عورتوں کی طرف دیکھنے کا شوق ہوتا ہے اور عورتوں میں دیکھانے کا شوق۔ عورتوں کو بالا خانے پر جانے سے روکنا اسی لئے ہے۔

(۲) ابن ابی حریزہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ صنفان من اهل النار لم ارحمهما قوم معهم سباط کاذبان البقر يضربون بها الناس ونساء کاسيات عاريات مائلات مالئات رؤسهن کاسمة الخ

کار و کاری کی تباہ کاریاں

المسألة لا یدخلن الحنة ولا یجدون ریحها وان ریحها لوجود من ميسرة کذا وکذا۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۶)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دو گروہ اولیٰ دوزخ کے ہیں ابھی تک وہ ظاہر نہیں ہوئے ایک گروہ وہوگا جن کے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے جیسے گائے کی دم ہوتی ہے ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو مارے ہوں گے دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہوگی اور وہ بھی بھی ہوگی (باریک لباس نیز دودھ کے پلکندھوں پر ڈالے سیدھ) مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود مردوں کی طرف میلان کرنے والی ان کے سر لیاں ہوں گے جیسے ختی اونٹ کی کوہاڑ ایک طرف جھکے ہوئے ایسی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ یہ جنت کی خوشبو حاصل کر سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پھیلی ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے ظاہر ہے کہ عورتوں کو اپنا آپ دکھانے کا شوق ہوتا ہے ورنہ کو ان اللہ تعالیٰ کے حکم کی عدم امتثال کے سبب آپ کے بن ٹھن کر باہر نکل کر دوزخ خریدے گا۔

لہذا جب عورت کو بھی شوق ہو کہ مجھے مرد دیکھیں تو ایسی حالت میں دیکھنے والا دیکھانے والی دونوں لعنت کے حقدار ہو گئے۔

(۳) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا لعن العین النظور۔ (تفسیر ابن کثیر سورہ نور) ترجمہ: لعن العین النظور (برائی نظر) یہ آنکھ کا زنا ہے۔

(۴) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا العینان زناهما النظر۔ الخ۔ (الرواہ ابن ماجہ صفحہ ۳)

(فائدہ) آنکھوں کا زنا برائی نظر ہے خود وہ بد نگاہی عورت سے ہو یا مرد سے۔ مرد کی سزا کا بیان زنا جہنمی میں ہے کہ عورتوں کی طرف برائی نظر سے دیکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا سر مرگائے گا۔ یونہی عورت کی بد نگاہی کی سزا بھیجے۔

کاروکاری کی تباہ کاریاں

(۵) قال النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سَهَامِ ابْلِيسَ فَمَنْ غَضَّ بَصْرَهُ عَنْ مُحَاسِنِ امْرَأَةٍ لَلَّهِ تَعَالَى اَوْرَثَ اللّٰهَ قَبْلَهُ حِلَاقَةَ الْيَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۶۵ جلد ۳)

(۶) عن ابي اسامة عن النسي رضی اللہ عنہ قال ما من مسلم ينظر الى محاسن امرأة اول مرة ثم يغض بصره الا حدث الله له عبادۃ يجده حلالاً وتها۔

(تفسیر مقرر سورہ نور)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان نے کسی عورت کے محاسن کو اچانک دیکھا اس نے نظر پھینکی کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسی عبادت کی توفیق عطا کرے گا جس عبادت کی لذت محسوس کرے گا۔

(۷) سیدہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النظر سهم من سهام ابليس مسموم۔ الخ۔

جنگ بدنگاہی شیطان ابلیس کا زہر آلود تیر ہے (ابن کثیر صفحہ ۲۶۵ جلد ۳ سورہ نور)

حکایات

تجربہ شاہد ہے کہ انسان دوسرے کی باتوں اور اس کے انجام نیک یا بد کا حال سمجھ بہت جلد سنسٹھل جاتا ہے یہاں فقیر چند حکایات عرض کرتا ہے ممکن ہے کہ بندہ خدا کے دل میں اثر جائے میری بات۔

(۱) ایک جگہ ایک عابد وزاهد تھا اس کے پردوں میں کچھ احباب رہائش پذیر تھے ان کی ایک بہن جوان تھی وہ پردوں کا روبرو کے سلسلہ میں کہیں جانا چاہتے تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ بہن کو کس کے پاس چھوڑیں۔ کہیں اطمینان حاصل نہ ہو تو ان بھائیوں نے فیصلہ کیا یہ ہمارا پردہ ہی بڑا اچھا ہے اگر یہ ذمہ داری اٹھالے تو ہمیں کسی قسم کی فکر نہ ہوگی۔ یہ سنے کے وہ اس عابد کے پاس گئے اور مارتا عرض کیا

کاروکاری کی تباہ کاریاں

اس نے انکار کر دیا آخر کار منت سماجت کر کے یہ بتایا کہ آپ دو وقت ہمارے دروازے پر روٹی رکھ کر دستک دیدیا کریں ہماری بہن روٹی اٹھا لیا کر گئی اس عابد نے یہ بات مان لی بھائیوں کے چلے جانے کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا ایک دن عابد کان کی بہن کے ساتھ آٹھ سارا منا ہو گیا اس کو دیکھا دل میں خواہش پیدا ہو گئی کیونکہ امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ بری نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر آلودہ تیر ہے نیز شیطان ابلیس کا اپنا قول ہے کہ بری نظر میرے تیروں میں سے ایک ایسا تیر ہے جس کو لگ گیا خطا نہیں جائے گا۔ بس وہ تیر عابد صاحب کو بھی ان کی نظر کو نہ پہچانے کی وجہ سے لگ گیا پھر اس کے گھر آنا چاہا شروع کر دیا اور وہ بدکاری (زنا) میں مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ شیطان نے دوسرا دیا کہ بہت بدنامی ہوگی اسے قتل کر دے عابد نے اس کو قتل کر کے گھن میں ڈال دیا اور جب اس کے بھائی واپس آئے تو عابد سے پوچھا عابد نے جواب میں کہا مجھے معلوم نہیں کہیں چلی گئی ہوگی شیطان نے انسانی صورت میں آکر بھائیوں کو بتادیا کہ اس عابد نے کیا کیا ہے اور قتل کر کے یہاں مٹھن میں ڈال دیا ہے جب زمین کو کرید تو بہن کی لاش برآمد ہو گئی پھر اس عابد کا دنیا میں جو کچھ ہوتا تھا وہ اس کے ساتھ وہ ساتھ مالِ عبادت بھی برابر رکھ بیٹھا۔

(نظر بد سے بچو بھائی)

انتباہ: انسان خود اپنی نگاہ پر کنٹرول کر لے تو بہت سی برائیاں سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ عارفِ ربی قدس سرہ انکا اور دیگر چند اشیاء کی حفاظت کو عرفانِ الہی کی کنجی بتاتے ہیں۔ چشم بند و گوش لب بہ بند نہ گرنہ بینی مرقع برما بند

آنکھ کان زبان بند رکھا سکے بعد اگر جلوہ ذاتِ نظر نہ آئے تو جنگ میر لہذا اڑا۔

(۲) سیدہ سلیمان بن یہ رتہ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کے لئے نکلے اور جب وہ ایوانِ مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا ساتھی نے کہا آپ یہاں تشریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پینے کے لئے کچھ لے آؤں اس کے جانے کے بعد جبکہ

حضرت سلیمان بن یسار جو کہ صاحب حسن و جمال تھے نیچے میں بیٹھے تھے کہ ایک بدو عورت نے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر رہائش پذیر تھی اس نے دیکھ لیا وہ فریاد ہو گئی (اگر وہ نظر بد سے نکال جاتی تو یہ معاملہ نہ ہوتا) اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ بَعْضُ مِمَّا بَصَرُهُنَّ (قرآن مجید)

(اے محبوب آپ مسلمان عورتوں کو کھڑکیں کہہ دینی نظر میں چھپا رکھیں)

وہ بدو عورت برقع پہن کر نیچے اتری اور سامنے کھڑی ہو کر بولی مجھے کچھ دو آپ نے سمجھا کہ یہ کچھ کھانے کی چیز مانگتی ہے آپ اٹھے تاکہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کر کے اسے دوں اس عورت نے کہا لست اریہ هذا میں کھانے کو کچھ نہیں مانگتی میں اس چیز کی طالب ہوں جو کہ عورتوں کو مردوں سے ملتا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے تو شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹوں پر رکھ کر چیخ کر رونا شروع کر دیا تاہم زور سے رونے کو وہ عورت ڈر گئی اور برقع اوڑھ کر چلتی بنی آپ روتے رہے حتیٰ کہ ساتھی آ گیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا رونا دیکھ کر اپنے چہرے پر آنکھیں سمجھی ہوئی ہیں ساتھی نے عرض کیا حضرت اس انداز سے رونے کا سبب کیا ہے آپ نے ٹالنا شروع کیا لیکن ساتھی کا اصرار برابر بڑھتا رہا پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے چھین مار کر رونا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کہ تو کیوں روتی ہے اس نے عرض کیا اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا پھر وہ دونوں ہل چڑے جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن یسار کو اُنکھ آگئی دیکھا ایک بزرگ ہیں حسن و جمال کے پیکر عرض کی حضور آپ کا اسم شریف کیا ہے فرمایا میرا نام یوسف ہے عرض کیا یوسف صدیق (اللہ تعالیٰ کے نبی) آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں تو عرض کیا حضور آپ کا واقعہ مزہ مصر کی بیوی (زلیخا) کے ساتھ عجیب ہوا تو فرمایا تیرا معاملہ بدو عورت کے ساتھ عجیب تر ہے۔

(نزدہ النافحین صفحہ ۲۰۸)

تجوین (۴): حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھائی اس تجوین میں حضور سرور عالم ﷺ نے عورتوں کے ایک فقرہ عظیم کے اسناد کا اعلیٰ نسخہ بتایا ہے۔ لیکن انہوں نے مسلمان قوم کے اکثر افراد سے پس پشت ڈال کر جس فقرہ میں جتنا ہیں وہ سب کے سامنے ہے۔ جسکی تفصیل فقیر کی تصنیف ”کالج اور لڑکی“ اور رسالہ ”اشد ابلاہی نکتہ النساء“ میں ہے۔

لیکن اس سے بڑھ کر نفوس ان بعض مشائخ کرام کی اولاد اور بعض علماء کرام پر ہے جو ”چوں کفر از کعبہ بر خیز مسلمان“ کے صدقائین کا اپنی پیادری بچیوں کو کالج اور اسکول میں دھکیلا۔ اور سخت تر انہوں ان دوستوں پر ہے جنہوں نے بجائے اس فقرہ کو روکنے کے علمی زور آزمائی فرما کر جواز کتابت اشہاد کا یہ صرف فتویٰ صادر فرمایا بلکہ سماں دسب تصنیف فرما کر اور ساتھ مذہب کہ یہ جواز کتابت کالج کی تعلیم کے لئے نہیں ان بزرگوں کو شاید یہ خیال آ کر گیا کہ معمولی سی چلک سے بہت بڑا فقہا ٹھکڑا ہوتا ہے شش سہی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نوشیروان نے اپنے کارندوں سے فرمایا کہ مرقی کا اٹھا چاہئے۔ کارندوں نے رعایا کے مرقی خانے عی سے مرقیوں اڑا کر ہم لیا اس موضوع پر بحث ”اشد ابلاہی نکتہ النساء“ میں تفصیل کے ساتھ پڑھئے۔

تجوین (۵): حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو چرخہ کا تنا سکھاؤ یہ تجوین دور حاضرہ میں ایک خواب و خیال کی طرح محسوس ہوتی ہے ورنہ چرخہ کا تنا ایک ایسا عمل ہے کہ سابقہ دور میں نیک بیبیاں اس سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہ سمجھتی تھیں یہاں تک کہ شہنشاہ کوئٹہ ﷺ کی محبوبہ بی بی اور تمام مؤمنین کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیار ا مظلہ تھا۔ دراصل یہ تجوین خواتین کو دنیوی ہواؤں سے ہٹانے کا ایک بہترین طریقہ ہے صدی گذشتہ میں چرخہ کا کچھ نام و نشان باقی تھا اور چلی پیتا ہوا بھی دیکھا گیا لیکن دور حاضرہ میں یہ دونوں عمل نہ صرف منہ پر ہیں بلکہ ان دونوں سے اکثر خواتین کو نفرت ہے حالانکہ چکی پینے سے عورت کی اور کوئی

برعکس ریاضت نہیں اور چہ نہ کاتے میں روحانیت کی جاء اس سے کوئی شے زیادہ نہیں جب سے خواتین سے یہ دونوں امور اور اس فرما گئے ہیں اس وقت سے یہ ہیں جس حالت زار میں زندگی بسر فرما رہی ہیں وہ سب کو معلوم ہے۔

تجوید (۶): غور تو کرو نہ رکھا اس تجوید سے بھی یہی مراد ہے کہ انہیں علم دینی اسلامی سے آراستہ و نور شریف میں بہت سے امور غور توں سے حقائق ہیں اس لئے اس خصوصیت سے ذکر کیا گیا۔

دور ماضی میں جہاں بچوں کو دینی اسلامی علوم سے آراستہ و نور کیا جاتا تھا ویسے ہی بچوں کے لئے بھی سنسنی نہیں کی جاتی تھی جب کہ دور ماضی میں خواتین ایسی محدثہ مغیہ، عالمہ، قلم نگیزی ہیں جن پر علم کو آٹھا۔ چند خواتین کے ذکر سے فقیر نے رسالہ "غور توں پر شفقت رسول" اور مفصل بیان فقیر کی تصنیف "خواتین اسلام کے کارنامے" میں ہے۔

الحمد للہ اب بھی عباد اسلام اپنی بچیوں کو اسلامی تعلیم سے آراستہ و نور کر رہے ہیں لیکن دور حاضر کی مردم شناسی کے لحاظ سے کالج کی تعلیم دلانے والوں کے مقابلہ میں ایسے ہیں جسے آٹے میں نمک۔ پھر ان دونوں کے معاشی و معاشرہ کے درمیان فرق بھی ظاہر ہے کہ جن حضرات کی بچیاں علوم مذہبیہ سے آراستہ و نور ہیں انکا حال بھی سب کو معلوم ہے کہ وہ دنیوی زندگی میں شوہر کے لئے جتان لڑتے ہیں اور دوسروں کا حال بھی سب پر عیاں ہے۔

ماخذ دور میں بچیوں کی تربیت میں دلچسپی تھی تو راجعہ رضی اللہ عنہا جیسی خواتین کی کمی نہ تھی کہ لوگ کعبہ کے خوف کے لئے ترستے ہیں لیکن کعبہ راجعہ جیسی خواتین کے خوف میں ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "الغول الجلسی فی ان الکعبۃ تذهب الی زیارۃ الولی" (مطبوعہ) "طوائف کعبہ گرداویا" اور آج کی نئی کوآوارہ چھوڑا جاتا ہے تو پھر کاروکاری جیسے مذہم معاشرہ سے پالانہ پڑیگا تو اور کیا

ہوگا۔

نسوت: یہ تجاویز بچیوں کے لئے ہیں تو بچے بھی معصوم نہیں انہیں بھی آغا ز شعور سے دینی شعور دلایا جائے۔ اکابر ادایا کرام کے حالات ہمارے سامنے ہیں کہ حضور غوث الاعظم جیلانی اور حضور بابا فرید الدین گنج شہر اور حضور قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہم! جمیع کو الایت کا مرتبہ لطیف ہوا تو ماہوں کی شفقتوں سے آج بھی غزالی و رازکی اور غوث و قطب پیدا ہو سکتے ہیں اگر ہم اپنی اولاد کے لئے روحانی تعلیمات کا ماحول پیدا کریں۔

تجاویز مذکورہ کا نتیجہ:

فقیر کی بیان کردہ تجاویز کرنے میں دارین کی اطلاع ہے درنہ "کاروکاری" کا مرض نہ صرف مہلک ثابت ہوگا بلکہ معاشرہ کے لئے وہائی صورت اختیار کر کے تباہی و بربادی پھیلایگا کیونکہ بچی بچے جب آوارہ واداش بن جائیں گے کسی قسم کی ان پر غرانی نہ ہوگی تو جوانی کا بصورت انہیں جنون کی حد سے آگے بڑھا دیا اور اس قسم کے واقعات درج کرنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض کا ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہیں۔

کاروکاری کی حکایات

مندرجہ واقعات صدیوں پہلے کے ہیں جبکہ اولاد کی تربیت اسلامی اصول کے مطابق ہوتی تھی اور آوارگی واداشی سے کوسوں دور رکھا جاتا لیکن آج اسلامی تربیت سے نہ صرف محرومی بلکہ اکثر ذہنوں میں نفرت و کراہت ہے اور آوارگی واداشی کا حال سب کے سامنے ہے "کالج اور لڑکی" میں فقیر نے چند واقعات عرض کر دیئے ہیں یہاں کاروکاری کے مضموع کے مناسب واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱) وقار الحسن اور ام الحسن دونوں بچپن میں اکٹھے رہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کو پردہ کر دیا گیا اس وجہ

سے دونوں انتہائی بے چین ہو گئے۔ جب ولید بن عبدالملک نے حج کیا تو اس کو ام
الہنین کے حسن کی رعنائیوں کی خبر پہنچی ولید نے اس سے شادی کر لی اور اپنے ساتھ
ملک شام لے گیا اور وضاح کی غسل ماری گئی یہ اس کے صدمہ سے روز بروز ٹھک رہا
جب معیت انتہا کو پہنچی تو اس نے ملک شام کا سفر کیا اور ولید بن عبدالملک کے محل کے
اور گرد و زائے پتھر کاٹنے لگا اس کو کوئی حیلہ نہیں ملتا تھا اس نے ایک دن پیلے رنگ کی
ایک لوڑی کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم ام الہنین کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ تم میری
مالکہ کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ تو اس جوان نے کہا ہاں وہ میری بیچا زادہ ہے وہ
میرے یہاں بچپن پر بہت خوش ہوئی۔ اگر تم اس کو اطلاع کرو۔ اس لوڑی نے کہا
کہ میں اس کو ضرور اطلاع کروں گی چنانچہ وہ لوڑی چلی گئی اور ام الہنین کو اطلاع
کر دی۔ ام الہنین نے کہا اس کو کوئی تم پر جلد رہو یہاں تک کہ تمہارے پاس میرا
پیغام نہ آجائے۔ میں تمہارے لئے کوئی تدبیر کرتی ہوں تو اس نے حیلہ کر کے اس کو
اپنے پاس بلوایا اور صندوق میں بند کر دیا جب خطرہ ٹل گیا تو اس کو نکالا اور اپنے پاس
بٹھا یا اور جب حافظہ کی جاسوسی کا دھڑکا لگا اس کو صندوق میں بند کر دیا۔ ایک مرتبہ ولید
بن عبدالملک بادشاہ کو ایک قیمتی نقشہ پیش کیا گیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا یہ نقشہ لو اور ام
الہنین کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو یہ امیر المؤمنین کو تحفہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب
وہ اس کو لے کر چلا اور بغیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو ام الہنین کے ساتھ بیٹھا ہوا
دیکھا تو ایک طرف ہو گیا مگر ام الہنین کو معلوم نہ ہوا کہ وضاح صندوق میں جا کر
چھپ گیا اور خادم نے ام الہنین کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ تحفہ مجھے عطا کریں تو ام
الہنین نے کہا کہ تمہیں کیوں دوں تم اس کا کیا کرو گے؟ تو وہ غلام خادم جب باہر گیا
تو ام الہنین پر سخت غصہ میں تھا اور ولید کے پاس آ کر سارا واقعہ سنایا اور جس صندوق
میں وضاح کو چھپا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتادی تو ولید نے کہا کہ تم جھوٹ
بولتے ہو میں تم پر اعتماد نہیں کرتا پھر ولید جلدی سے اٹھا اور ام الہنین کے پاس پہنچا
جب وہ گھر پر پئی گئی اور اس گھر میں بہت سے صندوق رکھے ہوئے تھے تو یہ آ کر ہی

صندوق پر بیٹھ گیا جس کے متعلق خادم نے بتایا تھا اور کہا کہ ام الہنین یہ صندوق مجھے
تحفے میں دے دے۔ تو اس نے کہا اسے امیر المؤمنین یہ بھی اور میں بھی آپ کے ہیں
تو ولید نے کہا نہیں بس مجھے تو یہی صندوق چاہئے جو میرے بیٹے ہے اس نے کہا اسے
امیر المؤمنین اس میں غور توں والی کچھ مخصوص چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے اور کچھ نہیں
چاہئے تو ام الہنین نے کہا یہ آپ کا ہے تو ولید نے حکم کیا اور اس صندوق کو اٹھایا گیا اور
دو غلاموں کو لیا کر ایک کٹواں کھدوایا جب کٹواں پانی تک کھد گیا تو پتا صندوق پر
رکھ کر کہا اسے صندوق میں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر کچھ ہے تو تم تمہاری خبر کو
دفن کرتے ہیں اور میرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر بھولی ہے تو لکڑی
کے کسی صندوق کو دفن کرنے کا نہیں کوئی گناہ نہیں ہے پھر اس نے اس کا حکم کیا اور اس
کو گڑھے میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے بارہم حکم کیا اور اس کو بھی اس کے اوپر
پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر مٹی ڈلوادی گئی اور ام الہنین اپنے محل میں روتی
ہوئی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک دن سنہ کے شکر کر مری ہوئی پائی گئی۔

انتقام: ایک شریف آدمی کے لئے یہ کہانی عبرت کے لئے کافی ہے کہ بچپن میں لڑکی
لڑکا کا کچھ نہیں کرتے اگر ان کی آپس میں غور جائے تو پھر لڑکی کو شادی افشا بھی راس
نہیں آتی۔ اس لڑکی کو غلام خلیق نے کیسے ذلیل کیا اور لڑکے کی ذات کی موت تو خدا
تعالیٰ دشمن کو بھی نہ دے۔ آج کل کاروباری کی خرابیاں مذکورہ کہانی سے کم نہیں۔

(2) عبداللہ بن مسلم بن قتیہ کہتے ہیں کہ میں نے "سرازم" میں پڑھا ہے کہ جب
اردشیر کی حکومت مضبوط ہو گئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے ماتحت
رہنے کا اقرار کیا تو اس نے ملک سریانیہ کا حاصرہ کیا اس ملک سریانیہ نے حضرت ناسی
میں پناہ لے رکھی تھی۔ اردشیر کو باوجود حاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک
کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو کچھ کہ اس کے عشق میں مبتلا ہو گئی،
پھر وہاں سے اتر کر ایک تیر اٹھا یا اور اس پر لگھا۔

"اگر تم میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاتی ہوں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی جلد اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ فتح کر سکتے ہو۔"

پھر اس تیز کواد شیر کی طرف پھینکا جس کواد شیر نے پڑھا اور ایک تیر اٹھا کر اس پر لکھا "جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اس کو پورا کر دوں گا۔"

پھر اس کو شہر ادنیٰ کی طرف پھینکا تو شہر ادنیٰ نے ارادہ کر لیا کہ وہ راستہ بتا دیا اور ارادہ کرنے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح سے شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے اس طرح سے اس نے بادشاہ کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کو مار دیا اور شہر ادنیٰ کے ساتھ شادی کر لی۔

شادی کے بعد وہ ایک رات چنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام وہ نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آئی اور شیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا میرا بستر آرام دہ نہیں ہے تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مور کے گچے کی ایک لٹ تھرائی جس نے شہر ادنیٰ کی جلد پر نشان کر دیا تھا۔ بادشاہ کو شہر ادنیٰ کے جسم کی جلد کی عافیت سے بڑی حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا کھاتا تھا؟ کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گوشت اور مضر اور کھن ہوتی تھی۔ تواد شیر نے اس کو کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اتنا اچھا سلوک نہیں کیا مگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان کا بدلہ اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق تعظیم ہونے کے باوجود اتنا گھٹا کر دیا کیا ہے تو میں اسکی عورت سے اپنے کو چھوڑ نہیں سچھ سکتا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ دو پھر اس کو دوڑا دینا پھر اس کے ساتھ اسیابی کیا گیا اور وہ گھوڑے گلوے ہو کر گرئی اور مر گئی۔

انتباہ: یہ ہے دور سابق کی کار و کاری کہ ظالم لڑکی نے اپنے دشمن اور محبت کرنے

والے والد کو بھی دھوکہ دیا اور آخر میں اس کا انجام کیا ہوا۔ اسی طرح اکثر اخبارات میں اسی قسم کے واقعات پڑھنے میں آتے ہیں کہ فلاں شخص کو قتل کر دیا۔ حالانکہ کسی مسلمان کی ناحق جان لینا کس قدر ظلم اور بڑا گناہ ہے۔ اسکی تفصیل آگئی۔

(3) امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ بغداد میں صالح نامی مؤذن تھا اس نے چالیس سال اذان کی اور نیک نامی میں بہت مشہور تھا۔ یہ ایک دن اذان دینے کے لئے منارہ پر چڑھا اور مسجد کے پہلو میں ایک عیسائی کے گھر میں اس کی بیٹی کو دیکھا اور اس کے عشق میں جلا ہوا کہ اس کے دروازے پر دستک دی۔ لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح مؤذن ہوں تو اس نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اس مؤذن نے اس کو فوراً اپنے ساتھ چلا لیا۔ لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑی دیانت امانت والے ہو پھر یہ خیانت کسکی؟ مؤذن نے جواب دیا اگر میری بات مانتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ لڑکی نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو۔ مؤذن نے کہا میں اسلام سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو محمد ﷺ کے مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر وہ اس کے قریب ہوا تو لڑکی نے کہا تم نے قہریاں اس لئے کہا کہ اپنا مقصد پورا کر لو پھر اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ اب میری شرط ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ تو اس نے اس کو کھایا پھر لڑکی نے کہا اب شراب بھی پیتو تو اس نے شراب بھی پی لی جب اس پر شراب نے اثر کیا تو لڑکی کے قریب ہو گیا تو لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کدنی لگالی۔ اس نے کہا تم چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرے والد آجائیں اور میرا تیرا نکاح کر دیں تو وہ چھت پر چڑھ گیا اور پھر اس سے گر کر مر گیا پھر وہ لڑکی کمرے سے باہر نکلی اور اس کو کپڑے میں پیٹا یہاں تک کہ اس کا باپ بھی آ گیا اس نے اس کو مارا قہصہ سنایا تو اس نے اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر ایک گلی میں پھینک دیا اور اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور اس کو گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا۔

انتباہ: اس نوجوان مؤذن نے ایک لڑکی کے عشق میں جلا ہوا کہ دین اسلام کو چھوڑ کر اپنی دنیا اور آخرت پر پاؤں ڈالی نہ صرف یہ کہ اپنا ایمان خالص کیا بلکہ اس کے عشق

نے اسے خنزیر کھلادیا اور شراب تک پلا دی اور اس کے بعد نہ صرف یہ ہے کہ اسے نہ لڑکی ملی جس کی خاطر اس کو جو ان مؤذن نے دین اسلام کو چھوڑا بلکہ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس لئے کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جو لوگ دین اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں حضور اکرم ﷺ کی سنتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں نہ صرف وہ لوگ دنیا میں رسوا ہوتے ہیں بلکہ ان کی آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے اور جہنم کا دروازہ کھلا دیا جاتا ہے۔

(4) ابولحسن بن علی بن عبید اللہ زعفرانی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک عیسائی عورت کے دروازے سے گزرا تو اس کو دیکھ کر اسی وقت اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس کا عشق اتنا بڑھا کہ عقل پر غالب آ گیا تو اس کو بارہا تن لے گئے اس کا ایک دوست تھا جو اس کے پاس آتا تھا اور ان دونوں کے درمیان خط و کتابت کیا کرتا تھا پھر عاشق کی حالت اس سے بھی گرجی تو اس کی ماں نے اس کے دوست سے کہا کہ میں اس کے پاس آ کر اس سے باتیں کرتی ہوں مگر یہ مجھ سے بات نہیں کرتا تو اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو وہ اس کے ساتھ آئی اور اس دوست نے عاشق سے کہا کہ تیری ماں ہے اس کا پیغام یہ سنائے گی تو اس کی ماں اس سے جھوٹ موٹ کی باتیں کرتی رہی جب اس کا معاملہ تیز ہوا اور موت کا وقت قریب ہو گیا تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ اعلیٰ خلق گیا اور دفعتاً آ گیا ہے میں اپنی دوست سے دنیا میں تو نہیں مل سکا اب میرا ارادہ ہے کہ اس کی آفت میں ملوں گا تو اس کے دوست نے پوچھا وہ کیسے؟ کہا میں محمد ﷺ کے دین سے پھر کر میں اہل انبیاء مریم اور صلیب اعظم کا حال ہوتا ہوں کیونکہ میری دوست بھی اسی مذہب کی ہے۔ اور یہ کہہ کر مر گیا۔

تو ان کا دوست اس عورت کے پاس گیا تو اس کو بھی بتا دیا۔ اس سے بات چیت شروع کی تو عورت نے کہا کہ میں اپنے دوست کو دنیا میں تو نہیں مل سکی لیکن اب اس کو مسلمان ہو کر آخرت میں ملوں گی۔ کیونکہ وہ مسلمان ہے اور میں گواہی دیتی ہوں

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور میں عیسائی مذہب سے بیزار ہوں کی تو اس کا باپ کھڑا ہوا اور اس آدمی نے کہا تم اس کو لے جاؤ کیونکہ یہ اب مسلمان ہو گئی ہے۔ وہ شخص جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا لیکن عورت نے کہا کہ تم کچھ دیر ٹھہرو۔ وہ ٹھہر گیا اور وہی وقت مر گئی۔

انتساب: غلام شمس کے پیچھے مسلمان کا فر ہو گیا اور عیسائی عورت مسلمان ہو گئی۔ اور اس عورت کی خوش بختی ہے مگر اس مرد کا خام خیال تھا کہ میں عیسائی بن کر عیسائی عورت سے قیامت کے دن ملاقات کروں گا حالانکہ اگر یہ دونوں عیسائی ہوتے تو یہ دونوں دوزخ میں جلتے اور دوزخ راحت کی جگہ نہیں۔ اتنا سخت عذاب کا مقام ہے جو انسان کے وہم و گمان اور شعور سے بھی بالا ہے۔

(5) حضرت باقر بیان کرتے ہیں کہ خلافت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ولیدہ نامی ایک عورت رافضی تھی اس کا ایک عاشق تھا جس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک رافضی نہیں ہوں گی جب تک تم فلاں شخص کو قتل نہ کرو۔ اس نے اس کو قتل کیا اور اس عورت نے قتل میں اس کی مدد کی لیکن یہ مرد اور عورت دونوں پکڑے گئے تو مرد کو اسی وقت قتل کر دیا گیا اور عورت کو تین مہینے کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہو گیا کہ اس کو قتل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔

(6) رقاش نامی ایک عورت قبیلہ یامین بن زہرہ سے تعلق رکھتی تھی اس سے اس کا باپ شہیدیت کرتا تھا اس سے شادی کرنے کے لئے اس کی قوم کے ایک آدمی نے پیغام دیا جس کو اس لڑکی نے پسند کیا لیکن لڑکی کے والد نے اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو لڑکی نے باپ کو زہر دے دیا جب باپ نے موت کو محسوس کیا تو کہا اے رقاش تم نے ایک غیر کے لئے میرا خون کر دیا تمہیں اس کا انجام غمگین ہوگا، جب اس کا باپ مر چکا تو اس نے اسی شخص سے شادی کر لی لیکن اس کے خاوند نے اس کی بیاہی کرنے میں دیر نہ کی تو اس سے کسی نے کہا اے رقاش کیا تمہیں تمہارے خاوند

نے چنا ہے؟ تو اس نے کہا جس کے مددگار کم ہوں وہ رسوائی ہوتا ہے پھر اس کے خاوند نے دوسری شادی کرنے میں بھی دیر نہ لگائی تو اس کو کہا گیا کہ اسے رقتاں تیرے خاوند نے تم پر ایک اور شادی کر لی اگر تم چاہو تو اس سے طلاق لے لو تو رقتاں نے کہا میں شرکے ساتھ ایک اور شرکونی نہیں ڈھونڈنا چاہتی ایک شریف عورت کے لئے طلاق جیسی کالک بہت ہوتی ہے۔

انتساب: ایسی عورت جو خواہش لیس کو پورا کرنے کے لئے باپ کو مار دے وہ شریف کہاں ہو سکتی ہے ایسی عورت تو ہمیشہ دوزخ میں جلیے گی آج کے زمانہ میں بھی بہت سی عورتیں اور مرد ایسے ہیں جو شادی کے لئے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار وغیرہ کو قتل کر دیتے ہیں ایسے لوگ دوزخ کی آگ سے عبرت پکڑیں مزید یہ کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ذلیل و رسوا کرتا اور کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(انجام دیو باد) اس خالم بیٹی نے ایک شخص کے عشق میں جھٹکا ہو کر اپنے باپ کو قتل کر دیا اور جس سے اس نے عشق کیا اس نے بھی اسے دھکے مار دیے اور اس نے دوسری شادی کر لی۔ ایسے لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی خواہشات کے لئے دوسروں کی زندگیوں سے کھیلے ہیں وہ کبھی بھی سکھ کا سانس نہیں لے سکتے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو کرائے کے قاتل ہیں وہ چند گھنوں کی خاطر لوگوں کی جانیں لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا انجام بڑا دردناک ہوتا ہے۔ یہ تو دنیا کی سزا ہے۔ آخرت میں ان لوگوں کا کتنا بھیا تک انجام ہوگا۔

چند روزہ زندگی:

جو حضرات اپنی لڑکیوں لڑکوں کے لئے کچھ نہیں سوچتے تو بچوں اچھیوں کو تو اپنا انجام برباد نہیں کرنا چاہئے زندگی چند روزہ ہے۔ یہاں کی غلط کاریاں قبر و حشر اور آخرت کے لئے شدید ترین عذاب کا منہ دکھا سکتی ہیں۔ پھر کیوں نہ آج غلطیوں سے دور رہ کر بچوں سے خود کو سنواریں تاکہ مرنے کے بعد قبر ”روضۃ من ریاض الجنة“

جنت کی کھار کی بن جائے اور آخرت میں سیدہ فاطمہؑ و سیدہ صدیقہؑ و سیدہ آمنہؑ و سیدہ خدیجہؑ و دیگر اولیاء کاملہ (رضی اللہ عنہن) کی بیسیوں کے ساتھ رہنا سہنا نصیب ہو۔

نکاح کے فائدے

مرد کا عورت کو چاہنا اور عورت کا مرد کی طرف میلان ایک امر مجبوری ہے کہ اس کے سوا دونوں کو چارہ کار نہیں یہ چاہت دونوں میں بھی ہے سیدہ آدم علیہ السلام کو جب رخت میں داخل کیا گیا تو آپ نے رفیقہ حیات کی خواہش ظاہر کی حق تعالیٰ نے ان پر نیکو مسئلہ کر دی اسی دوران بی بی حوا کو ان کی بائیں پسلی سے پیدا فرما دیا جب آپ نے حوا کو دیکھا تو اپنے دونوں ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر فرشتوں نے کہا ٹھہریے اس سے نکاح ضروری ہے، نکاح کے ساتھ اس کا عمر بڑا کرو فرمایا پھر کیا ہے کہا گیا نبی محمد ﷺ پر نہیں بارزہ و شریف (مدارج اللہ و جلد ۲ صفحہ ۵)

اسی لئے چاہئے کہ مرد اور عورت اپنی فطری خواہشات کو نہ اس قدر ملا دیں کہ نہ ہیبت اور قہر تک پہنچ جائیں اور نہ اس قدر آزاد چھوڑ دیں کہ شرافت کی تمام حدود کو پھلانگتے جائیں۔ بلکہ احکام الہی کے مطابق جائز راستوں پر چل کر مرد و عورت دونوں رشتہ نکاح میں منسلک ہوں اور میاں بیوی بن جانے کے بعد ایک دوسرے کے حقوق کی پوری رعایت کریں اور صلح خاندان، پر امن معاشرہ اور خدا ترس سوسائٹی کی تشکیل میں معمارانہ ذمہ داری ادا کریں حقوق اللہ کی اور انسانی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد میں زمین کی ایک دوسرے پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن سے عہدہ بردار ہونے والا اللہ کا مقرب بندہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ ورنہ زنا کاری یعنی کار و کاری کے ذریعہ اس جنتی عادت کو پوری کرنے میں دنیا کی ذلت و خواری نصیب ہوگی اور آخرت میں مرتے ہی سیدھا جہنم جانا ہوگا۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے شب معراج زانی مردوں اور عورتوں کا مشاہدہ فرمایا۔

(دیکھئے معراج معصی)

یاد رہے کہ خداوند عالم نے مرد و عورت کی جنسی خواہشات کی تکمیل کا محض ایک راستہ تعیین فرمایا ہے فطری لحاظ سے نکاح سب سے مضبوط ذریعہ محبت ہے چنانچہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ **لَمْ يُولَدْ لِمَنْحَابِينَ فَطْلُ النِّكَاحِ** (ابن ماجہ) محبت کرنے والوں میں ہم نے نکاح سے بڑھ کر کوئی شے نہیں دیکھی۔ اور جب انسانی قوی جسمانی ساخت اور گرد و نواح کو غائر نظر سے دیکھا جاتا ہے تو دنیاوی فوائد، بیماریوں سے حفاظت، مفاسد کی بندش، حصول ضمانت اور مدد رنج و روحانی کی تکمیل ان تمام کا نکاح کے ساتھ بہت گہرا ربط نظر آتا ہے۔

نکاح نسل انسانی کی ترقی اور افزائش کا ذریعہ ہے نکاح عزت و عظمت کی چادر ہے نکاح معاشرتی نظام کا ستون ہے نکاح پاکیزہ دل کا وسیلہ ہے نکاح سے نصف ایمان محفوظ رہتا ہے۔ نکاح ابوالبرسیدہ آدم علیہ السلام نے فرمایا: نکاح تمام انبیاء و رسل کا طریقہ ہے۔ نکاح خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ بلکہ اکثر اولیاء کرام نے انبیاء علیہم السلام کی طرح نکاح کو ترجیح دی اور شفیق امت سرایا رحمت ہی رحمت ﷺ نے نکاح کے بیشمار فضائل و فوائد بتائے اور نکاح کرنے کی تاکید شدید فرمائی اور نہ کرنے والے کو شدید وعید سنائی۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

احادیث مبارکہ:

(۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا: **تُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ غَيْرَ مَعْلُومٍ** (میں جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی سکت رکھتا ہوا ہے نکاح کر لیتا چاہیے۔ کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی وسعت نہیں رکھتا اسے روزہ رکھنا چاہیے) تاکہ شہوت کا زور ٹوٹ جائے (بخاری)

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ میری راہ پر نہیں۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر شادی کی جاتی ہے۔

اس کے مال پر، خاندانی شرافت پر، خوبصورتی پر اور دین داری پر تو تم دین دار عورت کو حاصل کرو، خدا تمہیں باہر کرے (صحیحین)

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا پوری دنیا متاع زندگی ہے اور بہترین متاع دنیا نیک عورت ہے (مسلم)

(۵) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کثرت اولاد کی صلاحیت والی عورت سے شادی کرو اور نسل کو ترقی دو کیونکہ روز قیامت میں دوسری استواں کے سامنے تمہاری وجہ سے فخر کروں گا۔ (احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

(۶) حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا خوب محبت کرنے والی اور کثرت اولاد کی صلاحیت والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے اور استواں پر فخر کروں گا (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

(۷) حضور سرور کو نبین ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے شادی نہ کرو۔ ہو سکتا ہے ان کا حسن و جمال ان کو جلا کر دے اور نہ ان کی مالدار کی وجہ سے شادی کرو ہو سکتا ہے ان کا مال انہیں سرکشی میں مبتلا کر دے بلکہ شادی دین کی بنیاد پر کرو۔

(ولامۃ موداء ذات دین الفضل) (سیارنگ کی دین دار باندی گوری خاندانی یا مال دار عورت سے جو بچہ دار نہ ہو افضل ہے) (منققی)

(۸) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس ایسا شخص شادی کا پیغام لائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کرو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فقر اور بڑی غربت پیدا ہوگی۔

(فائدہ) آج کل کار و کٹاری کی جانی ویر بادی اسی غیبی خبر کا ظہور ہے جس کی آپ ﷺ نے صدیوں پہلے خبر دی وہ فقہ آج ہمارے سامنے ہے۔

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نواز کا تشہد

سکھایا اور تشہد فی الحاجۃ یعنی نکاح کا تشہد بھی، تشہد نکاح جس کا خلاصہ یہ ہے۔

”تمہارا تعریف صرف اللہ کے لئے ہے۔ ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت کے طلبگار ہیں اور اپنے کاموں کی برائیوں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اللہ کی بناء اور حفاظت میں دیتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ تین آیتیں پڑھتے (جو ہر خطبہ نکاح میں پڑھی جاتی ہیں)

(خلاصہ آیات)

رشتہ نکاح قائم کرتے وقت رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کی جو آیات مبارکہ تلاوت فرماتے اور جو خطبہ دیتے وہ اس بات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں کہ مرد و عورت کا یہ بندھن خالص منشاء ربانی کے مطابق ہے اور مسلمان جوڑے اسے محض ذریعہ عیش و نشاط کے طور پر برپا نہیں کرتے بلکہ نکاح ایک اہم معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے جس کی بنیاد پر خدائی حفاظت میں سفر زندگی کے ایک ذمہ دارانہ دود کا آغاز ہوتا ہے۔ مسلمان مرد اور مسلمان عورت میدان عمل میں اترنے سے پہلے ہی اپنی حقیقی کمروریوں کا اعتراف کرتے ہیں اور شادی کے بعد حقوق اللہ اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں اور ادائے حقوق کا خود بھی عہد کرتے ہیں اور اس بارے میں خداوند عالم سے بھی مدد مانگتے ہیں۔

ازدواجی زندگی کے فوائد:

میاں بیوی کی باہمی الفت خدا کی نشانیوں میں سے ہے۔ ان کی ایک دوسرے سے محبت و یگانگت ہی گھر میں امن و راحت کی بنیاد اور اساس ہے۔ ازدواجی تعلق میں رب تعالیٰ نے بے شمار رحمت و مصلحت رکھی ہیں جو محتاج بیان نہیں، تقبی

سکون و اطمینان، معاشرتی خوشگواہی اور اولاد کی بنحیدر ماحول میں بہتر سے بہترداشت و پرداخت کے لئے زمین کا ہر لحاظ سے مستعد اور حق شناس ہونا کتنا ضروری ہے یہ بتانے کی بات نہیں۔ ایک خوشگوار اور پاکیزہ خاندان، معاشرہ کے کن کن پیلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ حسرت و برکات کے کتنے دروازے کھلتے ہیں اس کا اندازہ اسلامی اصول معاشرت کی پابند سوسائٹی میں رو کر ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے برخلاف محض جسمانی لذت اندوزی اور تسکین نفسی کی بنیاد پر قائم کردہ مرد و عورت کے تعلقات جسے قرآن نے مسافسین اور مسافحات (النساء: ۳۴، ۳۵) سے تعبیر کیا ہے ”نسل انسانی کو تغیر ذلت اور آخری ذلت و ندامت اور خسران و عذاب کی راہ پر لگانے کے سوا کچھ نہیں۔

نوٹ: نکاح کے مزید فضائل و فوائد فقیر کے رسالہ ”فضائل نکاح“ میں ملاحظہ ہوں

(زوجین کے معاشرہ کی ہدایت ربانی)

اسلام اپنے پیروؤں کو خالص امور میں خدائی ہدایات کی روشنی عطا کرتا ہے۔ مردوں کو ذمہ داریاں اور حسن اخلاق سکھاتا ہے اور عورتوں کو ان کی مسؤولیات اور تہذیب سے نوازتا ہے مردوں کو معاشرتی احکام دیتے ہوئے رب تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وعاشروہن بالمعروف فان کوہتموہن ففسی ان نکوہون شیتا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا (پ ۳ النساء)

ترجمہ: ”اور زندگی بسر کرو اپنی بیویوں کے ساتھ عذابی سے بھر اگر تم ناپسند کرو انہیں تو صبر کرو، شاید تم ناپسند کرو کسی چیز کو اور وہی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں (تمہارے لئے) خیر کثیر۔“

ہدایات نبوی ﷺ

(۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا! بیوی کا اس کے

شوہر پر کیا حق ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ اور جب تو پہنو تو اسے بھی پہناؤ اور اس کے چہرے پر نہ مارو اس کو بد دعا نہ دو۔ اگر اس سے ترک تعلق کرو تو صرف گھر میں کرو۔ (ابوداؤد)

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مومن شوہر اپنی مومن بیوی سے غرت نہ کرے اگر اسے اس کی ایک عادت اچھی نہ لگتی ہو تو دوسری اور عادتیں پسند آئیں گی۔ (مسلم)

(۳) حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لوگو! سنو! عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔ اسلئے کہ وہ تمہارے پاس محض قیدی ہیں۔ ان کے ساتھ صرف اس صورت میں روا ہے جب ان کی طرف سے کھلی فحاشی ظاہر ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو ان کے ساتھ ان کی خواب گاہوں میں قطع تعلق کر لو اور ان کو اتنا ہی مار سکتے ہو جو سخت و شدید زخم کرنے والی (مار) نہ ہو۔ پھر اگر وہ تمہارا کہتا نامیں تو ان کو ستانے کے لئے راستہ نہ ڈھونڈو۔ سنو! کچھ حقوق تمہاری بیویوں کے تم پر ہیں اور کچھ تمہارے حقوق ان پر ہیں تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارا فرش ایسے لوگوں سے نہ روندو ان میں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دو جنہیں تم ناپسند کرتے ہو سنو! ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھانا اور کپڑا دو۔

(خطبہ چبہ الوداع، ترمذی)

(۴) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر والوں پر آخرت میں اجر پانے کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ بنتا ہے (صحیحین)

(۵) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق برتاؤ اچھا ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف و محبت کا ہو (ترمذی)

(۶) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں اچھے زیادہ حامل خیر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں (ترمذی)

(۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی

وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پہلی سے پیدا کی گئیں۔ پسلیوں میں سب سے زیادہ عزیز محلی اور پولی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے تو توڑ ڈالے گا اور اگر ایسی ہی رہے تو غیر محلی ہی رہ جائے گی (صحیحین)

(۸) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ عورت پہلی سے پیدا کی گئی ہے وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔ اگر تو اس سے حسن معاشرت چاہتا ہے تو اسی حال میں گزر رہ کر اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ ڈال دینا ہے۔

(۹) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہر دو تھی تو پیدل دوڑ میں ہمارا مقابلہ ہوا تو میں جیت گئی اور آگے نکل گئی اس کے بعد جب میرا جسم کچھ ڈھنکیا تو (اس زمانے میں بھی ایک بار) ہمارا دوڑ میں مقابلہ ہوا اس بار حضور ﷺ جیت گئے اور آگے نکل گئے اس وقت آپ نے فرمایا یہ تمہاری اس جیت کا جواب ہو گیا (سنن ابی داؤد)

(۱۰) مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ ہم چند جوان خدمت رسالت آب ﷺ میں حصول دین کی غرض سے میں روز رہے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم گھر جانا چاہتے ہیں تو فرمایا اپنے اہل و عیال کی طرف جاؤ ان میں رہو ان کو دین کی باتیں سکھاؤ اور ان پر عمل کا حکم دو۔ (بخاری شریف)

افتسابہ: جو لوگ نکاح ہو جانے کے بعد مذکورہ بالا ہدایات نبوی ﷺ کے مطابق ازدواجی زندگی بسر کرتے ہیں تو جیتے جی جنت میں ہوتے ہیں ورنہ عورت اپنی فطرت پر کار و کاری کا شکار ہوگی اسی لئے نیک بیوی سے نکاح کے ساتھ رعایت حقوق ضروری ہے اسی لئے نیک بیوی دنیا کی عظیم ترین نعمت ہے مسلمانوں کو بیویوں کے حقوق کی رعایت کا پابند کیا گیا ہے اور ان کی ضروریات و مطالبات (جو شرعی حدود کے اندر رہوں) کا زبردوار بنایا گیا ہے اخلاق و عورت، ہر چہ جل واد و دوش و ہمدردی و عسکری اور جی الامکان اچھی خوراک اچھے لباس اور سامان آرائش و زیبشت کے سب سے زیادہ حقدار

بیوی بچے ہیں۔ مرد پر ماں باپ کے بعد سب سے بڑا حق بیوی بچوں کا قرار دیا گیا ہے
امام غزالی علیہ الرحمہ نے احیاء العلوم میں آداب معاشرت اور ان امور کو
جو زوجین کے تعلقات کی بہتری کے لئے ضروری ہیں تفصیلاً ذکر کیا ہے اس باب میں
شوہر کے لئے کچھ امور میں احتمال اور ادب کا لحاظ رکھنا لازمی قرار دیا ہے۔

اسی لئے تفصیل کے خواہشمند حضرات فقیر کا ترجمہ ”اتقان العلوم ترجمہ احیاء
العلوم“ کا مطالعہ فرمائیں۔

خلاصہ معاشرہ زوجین:

سفر زندگی میں ہموار اور تباہوار ہر قسم کے مراحل آتے ہیں اس وقت زوجین
کی ذمہ داری ہے کہ دوسرے کا لحاظ قائم رکھیں۔ مرد کو چاہیے کہ بات بات پر ڈانٹے،
جھڑکے اور دوکوب کا سلسلہ نہ شروع کر دے بلکہ زبردستی کی بجائے راہ پر چلے۔ اگر
بیوی کی کسی بات کو پسند کرے تو اس پر مروتی کلمہ نہ کہے۔ نبی کریم ﷺ کی
ازواج مطہرات سے بھی کبھی نہ خوشگوار بات ہو جاتی تھی اور رسول پاک ﷺ مروت
حلم سے روگردن فرما دیا کرتے تھے۔ امام غزالی نے حدیث نقل کی ہے حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر مبر کرے گا اسے صبر ایوب علیہ السلام
کا ثواب عطا ہوگا۔ اور جو عورت خداوند کی بدخلقی پر مبر کرے گی اسے آسہ و ج
فرعون کا ثواب ملے گا۔ رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
فرماتے ہیں تمہاری رضا مندی اور فطنی کو میں جان لیتا ہوں پوچھا کیسے؟ فرمایا کہ جب
تم راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو قسم ہے محمد (ﷺ) کے خدا کی اور جب ناخوش رہتی ہو تو کہتی
ہو قسم ہے ابراہیم علیہ السلام کے خدا کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ بجا
فرماتے ہیں واللہ! میں حالت غضب میں فقط آپ کا نام ترک کرتی ہوں۔ گویا بیوی کی
فطنی اور ناراضگی پر مبر کی تعلیم خود سرور کائنات ﷺ نے دی ہے۔

فقیر اویسی غفرلہ کا بندھ:

مذکورہ بالا بیان ازاول تا حال کاروکاری جیسی مذہبی و باہکودکنے کے لئے
فقیر نے بندھ باندھا ہے اگر کوئی اپنی عزت کی حفاظت چاہتا ہے تو ان شاء اللہ کارو
کاری کی دباہ نہ صرف رک جائیگی بلکہ اس مرض کا نام دستان حق بنے ہو جائیگا اور جو شخص
خود ہی اس سیلاب میں ڈوب کر مرے کو تیار ہے تو فقیر کے بندھ کو گویا اپنے ہاتھوں خود
توڑ کا پھر فقیر ایسے نادان سے یہی عرض کریگا کہ گھر میں کاروکاری کی ذلت و خواری
مہمان ہو تو توجان اور تیرا مہمان ہے ایمان یعنی کاروکاری۔

کاروکاری کا حل:

مذکورہ بالا گزارشات ترکوں اور لڑکیوں کے سربراہوں اور خود لڑکوں اور لڑکیوں
کے درمیان مشترک ہے چنانچہ خلاصہ یہی ہے کہ سربراہوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد
کی بچپن سے ایسی تربیت کرے کہ جوانی پہنچے تک انہیں ”کاروکاری“ نہ ہر حال
محسوس ہو۔ اور وہ اپنی جان کو دنیا گووارہ کر لیں لیکن کاروکاری کا ارتکاب نہ کریں۔
ایسے لڑکے اور لڑکیاں دور سرائیں میں ہزاروں گندہ سے ہیں اور دور حاضرہ میں بھی
اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام مردار و خواتین کی کئی نہیں چند واقعات فقیر نے ”مشہد اسلام فی کتابہ
النساء“ میں بیان کئے ہیں۔

سربراہوں کے لئے:

سربراہوں کا فرض ہے کہ لڑکیوں کا بلوغت کے بعد فوراً نیک اطوار لڑکوں سے
نکاح کر دیں یہی طریقہ حضور سرور کائنات ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام
اور اولیائے عظام کا تھا ان واقعات کو دہرانے کی ضرورت نہیں جن وڈیروں،
سر داروں، چودھریوں اور اکثر دنیا داروں کی بچیوں کو گھر پر بٹھانے کی عادت بن گئی
ہے ان کو قیامت میں بچیوں کی حق تلفی کا سخت عذاب ہوگا اور دنیا میں جو رسوائی و ذلت
ہوتی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ عیاں راجہ بیان۔

لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے :

دنیا چند لمحات ہیں اس میں کچھ سکھ گزر جائیگا لیکن آخرت کی دائمی زندگی ہے اس میں ایک اعمال کا سہریٹے اور برے اعمال جہنم میں لجا بیٹھے ہر گناہ کی سزا ہے لیکن لڑنا و کی سزا عذاب قاتلہ سخت ہے کہ سننے ہی رو گئے کھڑے ہو جاتے ہیں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

زنا کی مذمت احادیث مبارکہ سے :

حدیث (1) بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پکا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے نورا ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

حدیث (2) ابوداؤد و ترمذی و تہذیبی و حاکم انہیں سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل ساناہان کے ہو جاتا ہے جب اس فصل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

حدیث (3) صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سرور بن جب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو خود کی طرح اوپر نکلتا ہے اور نیچے کشادہ اس میں آگ مل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آ جاتے ہیں

اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے حقائق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔

انتباہ : غور فرمائیے زنا کے ارتکاب سے چند لمحے جھوٹی لذت تو حاصل ہوئی لیکن دوزخ کا اتنا سخت عذاب جو جھوٹی لذت سے پایا کتنا خسارے کا سوا ہے۔

حدیث (4) مسلم و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جن شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کام فرمائیگا اور نہ انہیں پاک کریگا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ پورے حازنا کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور فقیر منظر۔

(فائدہ) پورے حازنا ہو یا جوان مرد و عذاب برابر ہے پورے کا نام سئلے کیا کاس نے یا ضرورت خود کو جہنم میں دھکیلا۔

حدیث (5) بزار و بیہقی و ترمذی و نسائی عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں پورے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کا پکا دھنکی۔

حدیث (6) بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا گناہ سب میں بڑا ہے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی چنگ یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ فرمایا یہ کہ قہر اپنی اولاد کو اس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں، میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا یہ کہ تیرے بڑی کی عورت سے زنا کرے۔

حدیث (7) طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور ﷺ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ و رسول نے اسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: افسوس! لوگوں کے ساتھ نہ کرنا اپنے بڑبڑی کی عورت کے ساتھ نہ کرنے سے آسان ہے۔

(فائدہ) پڑھنی کی قیادت لئے ہے کہ پڑوسی جو کہ زمانہ کے اسباب بہت زیادہ اور آسان ہیں۔

حدیث (8) انسائی و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم میں اسکو داخل کر دے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زندہ کر لیا اور اس سے اولاد ہوئی) تو اسے اللہ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اللہ اسے جنت میں داخل نہ فرماوے گا۔

حدیث (9) متقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جو انسان قریش اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کر دے گا تو وہ روزِ قیامت کو جو شرمگاہ ہوگی وہی حفاظت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔

حدیث (10) ان جن حبال اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارہائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے جائے داخل ہو۔

حدیث (۱۶) بخاری و ترمذی کہیں کہیں محدثی علیہ السلام سے روای کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جہنم کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرنگ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

حدیث (12) احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہو جائیں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ بات بابتولو تو جی بول، وعدہ کرو تو پورا کرو، تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اور اپنی

لگا ہوں کو پست کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔

هولناك وعبد :

دور حاضر و میں ہم لوگ پیشاپریشانیوں میں مبتلا ہیں انکا اصلی سبب ہمارے گندے کمرؤت ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ امام احمد عمر و بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا عہد ہوگا وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔

و نا همه گیر عذاب :

زنا کا ارتکاب زانی، زانیہ کے لئے عذاب تو ہے ہی لیکن ان کا یہ نحوست زمانہ بھر کو لپیٹ لیتی ہے چنانچہ حاکم ابن عہد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود و غبار ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا۔

افتتاح :

دور حاضر و میں جن مشکلات میں سامی دنیا گرفتار ہے انکی بہہ ہماری بھی خطاواں اور گندے کرتوت ہیں لیکن کوئی نہ سمجھے تو اسے کون سمجھائے۔

لواطت کی خرابیاں :

بہت سے لوگ زمانہ ارتکاب کے علاوہ لو اولت جیسی گندی بیماری میں بھی مبتلا ہیں ان کے لئے بھی چند روایات حاضر ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "الفا حنہ فی العلم اطة"۔

(۱) ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو قوم لوٹ کر قتل کرتے یا تو قتل کر لیں اور مغضول یا دونوں قتل کر ڈالیں۔

(۲) ترمذی و ابن ماجہ و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا اپنی امت پر سب سے زیادہ وحشی چیز کا مجھے خوف ہے وہ ٹل قوم لوہ ہے۔
(۳) رزین ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوہ کا ٹل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلادیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر دھار ڈھادی۔

(۴) ترمذی و نسائی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف غصہ نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ بیعت کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں بیعت کرے۔

(۵) ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہیگا اور غزوات کے پیچھے کے مقام میں بیعت نہ کرو۔

(۶) امام احمد و ابوداؤد و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص عورت کے پیچھے میں بیعت کرے وہ ملعون ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی گندی عادات سے محفوظ رکھے (آمین)

زنا سے روکنے کے مجرب نسخہ :

زنا کی وبا ہے قول علاج بیماری لیکن امور مندوجہ ذیل پر عمل ہو تو یہ بیماری ختم تو نہیں ہوتی کم ضرر ہو جاتی ہے۔

شرعی سزا :

سنگساری یا رجم اور اس میں کسی قسم کی رعایت نہ ہو یہودیوں نے اعلیٰ لوگوں اور امراء کی رعایت کی پھر سزاؤں میں بسا اوقات چشم پوشی کرتے تو ایسی ذلت و خواری میں مبتلا ہوئے آج تک ان جیسے کوئی اور قوم نہیں دیکھی اور ان کا نہیں اعتراف تھا اور ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ بخاری و مسلم و غیر ہمارا راوی کہ یہودیوں میں

سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ملکی سزا حضور تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائیگا کہ یہ فیصلہ میرے ایک نبی نے کیا تھا ہم اس میں بے تصور ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ تو ریت میں رجم کے حلقہ کیا ہے یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو نصیحت اور سزا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی تو ریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم مجھے یہ تو ریت میں بلا شہر رجم ہے۔ تو ریت لاؤ۔ یہودی تو ریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر کما قتل و ملاحہ پڑھنا شروع کیا (آیت رجم کو چھپالیا اور اس کو نہیں پڑھا) عبد اللہ بن سلام نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور نے زانی و زانیہ کے حلقہ حکم فرمایا وہ دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ جب تمہارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے یہودیوں نے کہا جب یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اسے رجم کرتے پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے جو امیر و غریب سب پر جاری کی جائے لہذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا مونہہ کالا کریں اور گدھے پر اٹک سوار کر کے شہر میں تھکھ کریں۔

انتباہ : یہودی تو صرف زنا کی سزا میں امیر و غریب کا فرق کرتے لیکن ہمارا معاشرہ ہر شعبہ میں ایسی رو رعایت میں مبتلا ہے جسکی سزا ہم مختلف پریشانیوں کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔

شفیقہ امت سراپا رحمت ﷺ کا معاشرہ :

حضور سرور عالم ﷺ کے ہاں سزا میں امیر و غریب سب برابر ہیں حدیث شریف میں ہے۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ شخصوں نے حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا ایک نے کہا

کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے دوسرے نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کی اجازت دیجئے ارشاد فرمایا کہ جو عرض کی کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رحم ہے میں نے سوچا کہ اس کا لڑکا ایک کثیر ہے لڑکے کے فدیہ میں دلی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کیلئے جلا وطن کیا جائیگا اور اس کی عورت پر رحم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ مگر میں اور کثیر واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے (اس کے بعد انہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اسے انہیں صبح کو تم انکی عورت کے پاس جاؤ اور اقرار کر گے تو رحم کرو۔ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رحم کیا اور یہ حکم عام ہے صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرماتے سنا کہ جو شخص زنا کرے اور محسن نہ ہو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لئے شہر بدر کر دیا جائے۔ یہی سلسلہ صحابہ کرام نے جاری رکھا چنانچہ بخاری و مسلم روایتی کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت درج بھی ہے خود رسول اللہ ﷺ نے رحم کیا اور حضور ﷺ کے بعد ہم نے رحم کیا اور رحم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے رحم اس پر ہے جو زنا کرے اور محسن ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا عمل ہو یا اقرار ہو۔

فائدہ: جو بھی اس سلسلہ کو جاری رکھے وہ حسین معاشرہ دیکھے گا ورنہ ذلت ہی ذلت ہوگی۔

ایک اور فیصلہ:

بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک خردمید عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو گھر ہوئی کہ اسے حد سے پہنچایا جائے آپس میں مشورہ کیا کہ اس بارہ میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا لوگوں نے کہا اسامہ بن جبر رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ یہ کام کر سکتا ہے اسامہ نے سفارش کی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے یہ فرما کر آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا اگر ان میں کوئی شریف (امیر) چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور (غریب) چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے قسم بخدا اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) (العیاذ باللہ) چوری کرتی تو اسے بھی اتھکا کاٹ دیتا۔

درس ادب:

علاء کرام نے فرمایا کہ اس حدیث شریف کو بیان کرتے وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لینا بے ادبی ہے۔ ہمارے لئے ہے کہ ہم کہیں کوئی محبوب سے محبوب تر بھی ہو تو۔

بہر حال حضور سرور عالم ﷺ نے امت کی بھلائی کے لئے یہ اصول و ضوابط بتائے جنہیں ہم نے چھوڑا تو ذلیل و خوار ہیں۔

انتباہ: جو لوگ کار و کاری کی سزا اپنے طور جاری کرتے ہیں وہ مجرم ہیں اس لئے کہ حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا قاضی غلام پر حد نہیں قائم کر سکتا (در مختار، عالمگیری)۔

ہاں اس کے لئے حکومت کو آگاہ کرنا ہے اور اس طرح کے جرائم حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اللہس میں بھی ہوئے تو آپ نے شری سزا کے علاوہ لعان کا طریقہ جاری فرمایا اور لعان کی تفصیل آتی ہے۔

روحانی نسخہ :

(۱) جوانی حیوانی مشہور مقولہ ہے اسے قابو میں لانے کے لئے عقلی روزانہ رکھنا بہترین علاج ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ارشاد ہے (۲) بکثرت توالل (۳) بکثرت درود شریف واستغفار اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا جتنا زیادہ پڑھا جائیگا اتنی فائدہ ہوگا۔ (۴) خواہشات نفسانی کو دل سے جیسا مٹانا کہ اسکا خیال تک ختم ہو جائے بلکہ ایک اجنبیت محسوس ہو اور اس پر قابو پا جانا کاملین کا شیوہ ہے۔

حکایت : حضرت زبید بھرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے انہیں کی شراوتوں کا ذکر کیا تو فرمایا انہیں کون ہے؟ عرض کی گئی وہ تو معروف شرابی ہے آپ اس سے کہے بے خبر ہیں فرمایا وہ خدا سے فراغت ملی ہی نہیں تو پھر انہیں میرے تصور میں کیسے آسکتا ہے۔

حکایت : ہمارے پیر و مرشد سیدنا حکیم الدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے کہا کہ آپ کبھی کیوں نہیں کرتے فرمایا میرے میں شہوانی خیالات مت پہنچے ہیں اگر کوئی بندہ خدا ان روحانی فضول کو عمل میں لائے تو ان شاء اللہ دنیا میں سر بلند ہوگا اور آخرت کو بھلائی و بہبودی تو یقیناً ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرح کے بندگان خدا ہو گئے ہیں میرے دو حکمتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

حکایت : سید سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کیلئے نکلے اور جب وہ ابواسکے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا۔ ساتھی نے کہا آپ یہاں تشریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پینے کیلئے آؤں اس کے جانے کے بعد جبکہ حضرت سلیمان بن یسار جو کہ صاحب حسن و جمال تھے خیمے میں بیٹھے تھے کہ ایک بد عورت نے جو کہ پہاڑی کی چوٹی پر رہائش پذیر تھی اس نے دیکھ لیا اور فریخت ہوئی (اگر وہ نظر بد سے بچ جاتی تو یہ معاملہ نہ ہوتا ہی لے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

کہ وقل للمؤمنات بغض من ابصارہن۔ ترجمہ اسے محبوب آپ مسلمان عورتوں کو محرم دیکھ کر وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں) وہ بد عورت برقع پہن کر نیچے اتری اور سامنے کھڑے ہو کر بولی مجھے کچھ دو آپ نے سمجھا کہ یہ کچھ کھانے کی چیز مانگتی ہے آپ اٹھے تاکہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کر کے اسے دیں۔ اس عورت نے کہا لست اربدھذا، میں کھانے کو کچھ نہیں مانگتی میں اس چیز کی طالب ہوں جو عورتوں کو مردوں سے ملتا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے تو شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر حج خجی کر دیا شروع کر دیا اتنا زور سے روئے کہ وہ عورت ڈر گئی اور برقع اوڑھ کر چلتی بنی۔ آپ روتے رہے حتیٰ کہ ساتھی آگیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا زور دیکھا بیٹھ چکا ہے آنکھیں سو جی ہوئی ہیں ساتھی نے عرض کیا حضرت اس انداز سے رونے کا سبب کیا ہے آپ نے ہانا شروع کیا لیکن ساتھی کا اصرار برار رہا پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے چھین مار کر دنا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کہ تو کیوں روتی ہے؟ اس نے عرض کیا اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا۔ پھر وہ دونوں چلے گئے جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن یسار کو اؤٹھ آ گئی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں حسن و جمال کے پیکر، عرض کی حضور آپ کا اسم شریف کیا ہے؟ فرمایا میرا نام یوسف ہے۔ عرض کیا یوسف صدیق (اللہ تعالیٰ کے نبی) آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں۔ تو عرض کیا حضور آپ کا واقعہ عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کے ساتھ عجیب ہوا تو فرمایا تیرا معاملہ بد عورت کے ساتھ عجیب تر ہے۔ (نزدہ انما ظن منہ ۲۰۸)

حکایت : کسی ہادشلو کی یکمات میر کے لئے باغ میں گلن میر سے فارغ ہوئیں تو واپسی کا ارادہ کیا اپنی بائیں میں بیٹھ گئیں لیکن شہزادی جو کہ پھول چنے میں مشغول تھی شہزبانوں نے یہ سمجھا کہ بیٹھ گئی ہیں روانہ ہو گئے شہزادی جب واپس بائیں کی جگہ آئی تو سب جاچکے تھے رات کا وقت تھا شہزادی بہت پریشان ہوئی دیکھا

ایک مسجد ہے وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے مسجد میں چلی گئی وہاں ایک نیک سرشت نوجوان مسافر بھی تھا اس کی اچانک نظر شہزادی پر پڑی تو دیکھا ایک ناز و نعمت میں ملی ہوئی ذوق برق لباس میں ملیں نوجوان لڑکی ہے نفس عالم نے دوسرے والے شروع کر دیے کہ ایسا موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا نظائی خواہش بھی پوری کر دو روز رو رات بھی ایک خزانہ میں یہ بھی حاصل کر لیکن ایمان نے کہا اگر بدکاری والا کام کر لیا تو روز قیامت دوزخ کی آگ سے چھٹکارا کیسے ہوگا۔ نفس نے کہا قیامت کی آگ کو پھر دیکھا جائے گا یہ موقع تو لطف اندوز ہونے کا ہے۔ ایمان نے کہا یہ چرائی جو مسجد میں جل رہا ہے یہ وہ آگ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تقی بار اپنی رحمت سے جو کر دیا میں بھیجے ہے پہلے اس کو آزمائا اگر یہ آگ برداشت نہ کر سکتو دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرے یہ کہہ کر کہا ایمان دے اپنی انجلی چراغ کی آگ پر رکھی تو انجلی جلی فوراً کھینچ لی جب ذرا دور کم ہوا تو نفس نے پھر جوش مارا پھر انجلی چراغ کی آگ پر رکھ دی پھر چلیں ہوئی تو کھینچ لی یوں ہی کرتے کرتے رات گزری اور انجلی جلا دی صبح ہوئی تو پولیس اس شہزادی کو تلاش کرتے ہوئے مسجد میں آئی شہزادی کو لے کر پولیس والے بادشاہ کے ہاں پہنچے بادشاہ کی دریافت پر پولیس والوں نے بیان کیا یہ شہزادی مسجد میں تھی اور ایک مسافر تھا۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا اور بے قابو ہو کر شہزادی کو قتل کرنے کے لئے تلوار سونت لی شہزادی نے کہا ہا جان مجھے قتل کر دینا آپ کے لئے آسان ہے لیکن پہلے حقیقت حال تو سن لیں جس مسجد میں میں نے رات گزاری ہے وہاں جو مسافر قحالت سے جا کر دیکھ تو میں اس کے ہاتھ کا کیا حال ہے پھر جو آپ نے کرنا ہوگا کریں ورنہ انسان کا قتل قیامت کے دن بہت بھاری ہوگا۔ بادشاہ نے مسافر کو بلوایا اور پوچھا پھر جب بادشاہ کو حقیقت حال کا علم ہوا حیران رہ گیا اور ڈر گیا اتنا تھا اس بادشاہ کا کوئی شہزادہ (لڑکا) نہیں تھا بادشاہ نے اس مسافر کا کالج اسی شہزادی سے کر دیا اور سلطنت اس کے حوالے کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گیا۔

درس عبرت:

اللہ تعالیٰ کے خوف نے اس طالب علم کو جس نے انجلی جلا ڈالی تھی بادشاہ بنادیا حرام کی معمولی لذت سے بچ جانے والے کو وہی شہزادی بھی تازہ نگ حلال کے طور نصیب ہو گئی اور بادشاہت بھی انعام میں مل گئی (مکتوبات صدر یہ صفحہ ۱۰۵ اور رسالہ نظر بدستہ پجہ)

بعان کار و کاری کا آخری فیصلہ

حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بھی اس قسم کے واقعات سرزد ہوئے لیکن آپ نے قتل کر دینے سے منع فرمایا بلکہ شرعی گواہوں کا مطالبہ کیا اور نہ لہان پر اتکاف فرمایا قتل کرنے کی اجازت نہ بخشی۔ اور یہی نقطہ ایزدی ہے چنانچہ اس کی تصریح آتی ہے، اعلان کا لغوی معنی ہے ایک دوسرے پر لعنت کرنا اور اس کا شرعی معنی قرآن مجید میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

والدین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہدا الا انفسہم فشہادۃ احدہم اربع شہادات باللہ انہ لمن المصادقین والخامسة ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکذبین O ویدرؤا عنہا العذاب ان تشہد اربع شہادات م باللہ انہ لمن الکذبین O ولسخامة ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصدقین O

ترجمہ: اور جو لوگ اپنی عورتوں کو قہر لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزا یوں ملے گی کہ وہ اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر اللہ کا غضب اگر مرد سچا ہو (پ ۱۸ سورہ نور)

شان نزول :

صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ بلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر حمت لگائی۔ حضور نے ارشاد فرمایا گوواؤ دور نہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گوواؤ دھوئے جائے۔ حضور ﷺ نے دینی جواب دیا۔ پھر بلال نے کہا قسم ہے اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھجوا ہے جنگ میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمایا جو میری پیٹھ کو حد سے بچائے۔ اُس وقت جبریل علیہ السلام اترے اور الذین یسومون ازواجہم نازل ہوئی۔ بلال نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا حضور نے ارشاد فرمایا جنگ اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اُس نے بھی لعان کیا جب پانچویں باری نوبت آئی تو لوگوں نے اُسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی ستمی ہو جائیگی اس پر وہ کچھڑکی اور جھمکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کرے گی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کیلئے رسوا نہ کروں گی پھر وہ پانچواں کمرہ بھی اُس نے ادا کر دیا۔ صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر مشورے سے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے دونوں میں تفریق کر دی اور تپہ عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت دے کر کہی اور یہ خبر دی کہ زنا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو لکھا کہ نصیحت دے کر کہی اور اسے بھی یہی خبر دی۔ دوسری روایت میں ہے کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا ارشاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملیگا۔ اگر تم نے سچا کہا ہے تو جو منفعت اُس سے اٹھا چکے ہو اُس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و

ایک اور واقعہ :

مسلم شریف میں ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آیا اس نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اپنی عورت کے پاس پائے (اور اس کو ثابت ہو جائے کہ اس نے زنا کیا) پس کلام کرے تو آپ اس کو بڑے لگاؤ کے یعنی حد قذف اور اگر قتل کرے تو آپ اس کو قتل کر دو گے اگر وہ چپ رہے تو نہایت غضب میں پُپ کر لگا۔ پھر وہ کیا کرے۔ حضور علیہ السلام دعاء کرتے رہے یہاں تک کہ آیت لعان نازل ہوئی جو اہل پرہیزگاری کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں لعان علی من بہ ذلک الرجل من بین الناس فجاءہ هو و اعترتہ الی رسول اللہ ﷺ فطاعنا۔

پھر وہی شخص اس امر میں مبتلا ہوا یعنی جو اس نے سوال کیا وہی اس کو پیش آیا۔ وہ اپنی زوجہ کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ان دونوں نے لعان کیا۔

فائدہ : اس حدیث میں وجہ مع اعترتہ رجلا میں صاف تصریح ہے کہ اس نے زنا کی حمت لگائی اور یہ بھی ہے کہ مرد نے عورت کو غیر مرد سے زنا کا مرتکب پایا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صحیح مسلم میں اس طرح ہے : فاستأذ رجل من قومہ یشکو الیہ اللہ و جمیع اہلہ رجلا لٹھاوی میں ابن عباس کی روایت میں فوجہ مع اعترتہ رجلا آیا ہے۔ کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ (ایک مرد) زنا کرتا ہوا پایا۔

ان روایات میں تصریح ہے کہ کار و کاری کی سزا واقعی سنگساری یا شری حد ہے لیکن وہ حکومت کا کام ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں قتل کرنے کی اجازت نہیں بخشی۔ اگر چار گواہوں جائیں یا چالیس سے افرار ہو تو شادی شدہ مرد و عورت پر سنگساری کا حکم ہے اگر دونوں غیر شادی شدہ ہیں یا ان میں سے ایک شادی شدہ ہے

اور ایک غیر شرعی شدہ تو غیر شرعی شدہ پر سو کوڑے مارنے کی حد لیکن حدود قائم کرنا حکومت کے ذمہ ہے۔

غیبت انسانی :

میں موقتہ کار و کاری پر غیبت انسانی کے سامنے اندھیرا اچھا جاتا ہے اور انکی حضور سرور عالم ﷺ کی بہت زیادہ تعریف فرمائی بلکہ فرمایا اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بخیر ہے اور اپنے لئے بھی فرمایا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اسے چھوئے بھی نہیں یہاں تک کہ چار گولہ لائن حضور نے ارشاد فرمایا یہاں انھوں نے عرض کی ہرگز نہیں قسم ہے اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کروں گا حضور نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تمہارا سر دار کیا کہتا ہے جنگ دو روزا غیبت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیبت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیبت والا ہے دوسری روایت میں ہے کہ یہ اللہ کی غیبت میں کی وجہ سے ہے کہ فرشتے (یعنی ان کی باتوں) کو حرام فرما دیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

انتساب : اس روایت میں حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیبت کی بہت زیادہ تعریف فرمائی اور اس قسم کی غیبت اسے انسان بہت کم ہیں حضور سرور عالم ﷺ نے غیبت کی تعریف تو فرمائی لیکن عقل کی اجازت نہ بخشی بلکہ خاموشی اختیار فرمائی اسی لئے لازم ہے کہ خود کو قتل کرنے سے بچائے۔

شکوک و شبہات :

کار و کاری کی عام داستانوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ شواہد کار و کاری کا قتل شکوک و شبہات پر ہو رہا ہے اور ایسے شکوک و شبہات حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اندس میں بھی ہوتے لیکن آپ بچاتے سزا دینے کے شک و شبہ کرنے والے کو لازماً

شکوک و شبہات سے باز رہنے کی نہ صرف تلقین فرماتے بلکہ دلائل سے سمجھاتے چنانچہ صحیحین میں ہے کہ ایک عربی نے حاضر ہو کر حضور سے عرض کی کہ میری عورت کے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا ایضاً ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں) حضور نے ارشاد فرمایا میرے پاس اونٹ ہیں عرض کی ہاں۔ فرمایا اُن کے رنگ کیا ہیں۔ عرض کی سرخ، فرمایا اُن میں کوئی بخیر بھی ہے عرض کی چند بخیر سے بھی ہیں فرمایا تو سرخ رنگ والوں میں یہ بخیر کہاں سے آگیا۔ عرض کی شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ والا میں کوئی ایسا ہوگا اس کا رگ ہوگا) فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو۔ اتنی بات پر اسے انکار نسب کی اجازت نہ دی گویا وہ شخص عورت پر زنا کے ارتکاب کا شکی تھا اور چاہتا تھا کہ جو لڑکا پیدا ہوا ہے وہ حرام کاری سے پیدا ہوا ہے لیکن حضور سرور عالم ﷺ نے انکی شکایت قبول نہ فرمائی اور نہ ہی اسے شک و شبہ میں جکڑ رہے دیے بلکہ دلائل سے قائل فرمایا کہ یہ لڑکا تیرا ہی ہے اور لفظ غی میں جتنا نہ ہو۔

لعان کے مسائل طویل اور تفصیل طلب ہیں کتب فقہ میں مفصلاً موجود ہیں، بہار شریعت اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ ضروری ہے۔

ایک تجویز :

چونکہ کار و کاری پوری عروج پر ہے حکومت بھی صرف کاغذی کار و کاری تک محدود ہے بلکہ ایسے اسباب بروئے کار لاتی ہے جو اگلا کار و کاری کو شہ طے تو اسی لئے ضرورت ہے کہ باہمی سمجھوتے سے بھی کار و کاری کا متناہس کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ تعویذات کے لئے ہے اور صرف حدود حکومت کے ذمہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عثمان بن عفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایتی کہ حضور اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی دوسرا اسے جو حد میں ہے) اور حد سے گزرنے والوں میں ہے لیکن کسی گناہ پر بغرض تادیب

جو ہرادی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے تعزیر کا اعتبار صرف بادشاہ و اسلامی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو آقا غلام کو ماں باپ اپنی اولاد کو استاد گرو کو تعزیر کر سکتا ہے (روا لکھنؤ وغیرہ) اس زمانہ میں کہ اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے حرک بلا خوف و خطر معاصی کرتے اور ان پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے اگر مسلمان متعلق ہو کر ایسی سزا نہیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ جہاں کی اور جرأت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و انصاف ہوگا بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً لٹھ پانی اس کا بند کر دیتے ہیں اور نہ اس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی وجہ سے ان لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر ان کے یہاں مزاحمت کرتی ہے مگر کاش دو مقام معاصی کے انسداد میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے بچاؤ کی قانون کو چھوڑ کر شرع مطہر کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہو جائے دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک بیک بنی کیا اگر اپنے دیگر معاملات و منازعات میں بھی شرع مطہر کا دامن بچھڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی ذہنی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں مقدمہ بازی کے مصارف سے زیر بار بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے دروازے ہونے سے نفیض و عداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہیں اس سے بھی محفوظ رہیں

(بہار شریعت)

یاد رہے کہ گناہوں کی مختلف حالتوں میں کوئی بڑا گناہ جیسے کاروکاری کا گناہ تو سخت سے سخت تر ہے، اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں کوئی حیوان اور غیر

ہوتا ہے بعض جہاں اور سخت ہے شرم و بے حیاء اور دلیر ہوتے ہیں لہذا حاکم یا فیصلہ کنندہ جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ قصور سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت۔ (بہار شریعت، روا لکھنؤ، بحر الرائق)

اسی لئے کاروکاری میں ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جو حد شرعی (قتل) کے باوجود چاہیں کریں تاکہ بد بخت کاروکاری ہمارے ملک سے ہٹ کر جائے۔

قتل کا پناہ :

ہمارے دور میں بعض خواتین واقعی مظلوم ہیں مثلاً اسی کاروکاری کی دوسری صورت جو حضرت شاہ صاحب راشدی نے لکھی ہے کہ بعض وڈیرے (سر دار) ملکیت کی تقسیم کے بہانے لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے بلکہ قرآن شریف سے (شادی) کراتے ہیں۔ اسی بہانے ممکن ہے بعض لڑکیوں کو قتل کر دیتے ہوں یا ان سے زنا کا ارتکاب ہو جائے پھر وہ اپنی عزت اور بدنامی سے بچنے پر قتل کر دیتے ہوں اور یہ صرف سندھ کے وڈیریوں کی بری عادت نہیں تقریباً اکثر ملکوں اور علاقوں میں یہ گندمی عادت پھیلی ہوئی ہے۔

جاہلیت کا نمونہ :

صورۃ مذکورہ زندہ کو زندہ درگور کر دینے سے کم نہیں دوسرے اہلیان میں ہے کہ دور جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ وہ بچوں کو قبروں میں زندہ دفن کر دیتے یا افلاس (تنگ دستی) کے خوف سے یا اونٹنی بننے کے خطرہ سے یا ان کی وجہ سے عار کے لحاظ سے ڈرتے۔

لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کا طریقہ :

کشاف میں ہے کہ جب کسی کے ہاں بچی پیدا ہوتی اور وہ اسے زندہ درگور کرنا چاہتا تو اسے اون یا ان بکریوں اور اونٹوں کے بالوں کا کچھ پہنا تا جو اونٹ بکریاں جنگل میں چرتی تھیں۔ اگر وہ بچی کو جان سے مار دے گا پھر پتا تو اسے چھوڑے

رکتا یہاں تک کہ وہ چھ سال کی ہو جاتی، پھر اس کی ماں سے کہتا کہ اسے منگ کر خوشبو وغیرہ لگا دے میں اسے سسرال لے جاؤں گا۔ اور وہ پہلے ہی جنگل میں اس کے لئے گڑھا کھود چکا ہوتا۔ جب بچی کو اس گڑھے پر لے جاتا تو اسے کہتا کہ اس کے اندر جھانک۔ جب وہ بچی اس گڑھے کے اندر جھانکتی تو وہ (خالم باپ) اسے پیچھے سے دھکا دے دیتا وہ بچی اس میں گر پڑتی، پھر وہ اس پر مٹی ڈال دیتا، یہاں تک کہ اسے زمین کے برابر کر کے لوثاتا۔

فائدہ: بعض نے کہا کہ حاملہ عورت وضع حمل کے قریب ہوتی تو اسے اس کھوے ہوئے گڑھے پر لے جاتا اگر وہ بچی جنم لیتی تو اسے گڑھے میں پھینک کر گڑھے کو مٹی سے بھر دیتا۔ اگر وہ عورت بچہ جنم لیتی تو اسے اٹھا کر گھر لے جاتا۔

قرآن مجید:

انہی لوگوں کے لئے آیت قرآنی ہے، وَالْمُؤْمِنَةُ سَلَمٌ اور جب زندہ رہائی ہوئی (پوچھا جائے گا) اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا عدل کے اظہار کے لئے، یا فرشتہ پوچھے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے باقی ذنب (کس خطا پر) ان خطاؤں پر جو قتل کے موجب ہیں عَقْلًا وَنَفْسًا فَبُئِلَتْ (ماری گئی) جسے باپ نے قتل کر کے خود زندہ درگور کیا یا اس پر راضی تھا (روح البیان)

آخری گزادوش:

کاروکاری کا قتل خواہ شوہر ہو کرے یا کوئی اور عزیز یا باپ تقسیم جاندار کے خطوط سے قتل کرے یا ننگ و عار ملانے پر یا منصوبہ بندی پر عمل کرے حمل گرایا جائے یا کسی دینی دشمنی سے ہو۔ سب کا گناہ ایک ہے اور اس کا عذاب سب پر ہوگا۔ اسکی چند احادیث مبارکہ حاضر ہیں۔

ناحق قتل کا اخروی عذاب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ، اللہ کے

ساتھ شریک ٹھہرانا، اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے۔ تو جس طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اسی طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے

تو جس طرح شریک ٹھکانے والا ہے اور جس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے، اسی طرح اس کا غضب قاتل نفس پر شدید ہے۔ اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اسی طرح قاتل نفس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور جس قاتل پر اللہ کی لعنت واقع ہوگئی، تو وہ طہارت جنم پر مارا جائے گا، یہاں تک کہ وہ جنم کے درک اصل تک جنم جائے گا۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے، قاتل نفس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ مَنْ يَفْتُلْ مَوْسًا مَعْمَدًا (ترجمہ) اور جس نے جان بوجہ کر مسلمان کو قتل کیا تو اس کی سزا جنم ہے اس میں ہمیشہ عذاب ہے گا۔ اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کو ناحق قتل کیا اور یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور اسے فرشتے ہمیشہ آگ کی چھریوں سے ذبح کرتے رہیں گے، جب بھی اسے ذبح کریں گے تو اس کے حلق سے نظر ان کا سیاہ خون بہے گا اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائیگا جیسے پہلے تھا، یہ بعد پھر اسے ذبح کیا جائے گا، اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور قتل کرنے والے لوگوں کو جنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا اس میں وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

حمل گوانا:

زندہ درگور کرنا، یہی حال اس مورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے، یعنی حمل ساتھ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ: بِحَبِّ مَوْءُودَةٍ

پیت کے پتہ کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ میں اسے قتل کیا گیا؟ یا زندہ درگور کیا گیا۔

حدیث نمبر ۱:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کی مشابہ ہوگی، اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بنا پر قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا، کس لئے تو نے اسے قتل کیا؟ کیا تو یہ گمان رکھتی تھی کہ میں اسے رزق نہ دوں گا؟ سن لے میں نے قتل نفس کو حرام قرار دیا ہے، بچہ کی حق کے۔ اے میرے فرشتو! اس عورت کو دارودہ جہنم مالک کے سپرد کر دو، تاکہ وہ اسے ازراں کے کوئٹھ میں قید کر دے۔ تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے جھڑکتے پکڑ لیں گے۔ کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہوتا ہے پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق درنہ خیریں ڈال دیں گے، اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور دارودہ جہنم ازراں کے کوئٹھ میں پھینک دے گا۔ وہ کنواں بہت عقیق ہے، اور اس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام ”نار الانار“ ہے۔ جب جہنم سرد ہونے پر آئے لگتا ہے تو اس کو کوئٹھ کا منہ کھول دیتے ہیں، تو جہنم اس کی حرارت سے بھر پونے لگتا ہے، اس میں درندے، بھیڑیے، سانپ اور بھجور ہیں جو عذاب والوں کو ڈستے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہو گئے جس سے قاتلوں کو گھٹائل کر بیٹھے چھوٹی ہزار سال اسی کوئٹھ میں رکھ کر انہیں عذاب دیا جائیگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسکے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔

حدیث نمبر ۲:

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا:

الوالدۃ والسوء وحده فی النار لان النفس الناطقة فی النار مقارنة للنفس الحيوانية۔

ترجمہ: والدہ اور السوء دونوں جہنم میں ہیں اس لئے کہ نفس ناطقہ نفس حیوانیہ کا قرین (مقارن) ہے (روح البیان)

بہر حال کار و کاری ایک نہایت ہی مذموم حرکت ہے اس کا رد کیا عوام کے پس کا روگ نہیں جب تک حکومت خصوصیت سے اس کی روک تھام نہ کرے لیکن آج کل کی اکثر حکومتوں کا حال زبوں سے زبوں تر ہے وہ خود ہی ایسے گناہوں کے معرض کا شکار ہے۔ آئندہ خود گمراہی سے بچ کر اس پر عمل کریں گے۔

فقیر نے اپنی استطاعت پر اہل اسلام کو اس کی یہ صرف روک تھام کے طریقے بتائے ہیں بلکہ اس مودی مرض کو بڑے کچھ بچھینکے کے مشورے اور تجاویز اور روحانی نسخے لکھے ہیں اگر خدا کا خوف رکھنے والے مرد و خواتین عمل میں لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ معاشرہ پر حکومت رکھ کر بیٹھے۔

وما علینا الا البلاغ

میں حنفی ہوں:

مسئلہ لعان کے متعلق امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حنفی تہنیں نے ایک لایعنی سوال اٹھایا ہے فقیر کیلئے ”ھدیۃ اللفقہ“ سے سوال وجوب قتل کر کے ظالمین کی شرارت بزد کر ہامیر اسلکی فریضہ ہے کیونکہ میں حنفی ہوں۔

(سوال) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے ایک میاں بیوی میں لعان کرایا اور فرمایا کہ شاید کالاکھو گریا لے بال والا بچہ ہے۔ پس دو دیر یا بی بی، اس وقت عورت حاملہ تھی، طبعی سے پوچھا گیا کہ ایک مرد اپنی بی بی کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے بی بی اری ظاہر کرے تو انہوں نے فرمایا لعان کرے، لیکن امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان

کے انکار سے لعان نہیں کراتے۔

(جواب) انکار حمل سے لعان کا ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اسی لئے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ لفظ انکار حمل سے لعان نہیں فرماتے کیونکہ حمل کا یقین نہیں ہوتا بعض وقت ایسے ہی پیت پھول جاتا ہے جس سے حمل معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں حمل نہیں ہوتا۔ چنانچہ علامہ ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وقد اخبرني بعض اهلي عن بعض خواصها انها تظهرها حبل واستمر الى تسعة اشهر ولم يشككنا فيه حتى هبت له تهيئة اسباب المولود ثم اصابها طلق وحسبت الدابة تحتها فلم تنزل تعصر العصرة بعد العصرة وهي كل عصرة تجلدها حتى قامت فارغة من غير ولد۔

کہ مجھے بعض میرے اہل نے خبر دی کہ اس کی بعض کھلی کو حمل ظاہر ہوا اور نو ماہ تک رہا اور دھیس اس کے حمل میں کسی قسم کا شک نہ تھا۔ یہاں تک کہ سب سامان ولادت کے تیار کئے گئے۔ پھر اس کو خون آنا شروع ہوا اور بچہ جمنے کے لئے آئی مگر اس کے اندر سے تھوڑا تھوڑا پانی نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ بغیر بچہ جمنے کے فارغ اٹھ کھڑی ہوئی۔ یعنی کوئی بچہ نہ تھا۔ خون یا پانی تھا جو نکل گیا۔

معلوم ہوا کہ صرف حمل کے انکار سے کف ثابت نہیں ہوتا۔ جب تک زنا کی تہمت نہ لگائے مثلاً یوں کہے کہ تو نے زنا کیا اور یہ حمل اس زنا سے ہے تو امام صاحب کے نزدیک لعان لازم ہوگا چنانچہ جاریہ میں ہے:

فان قال لها ذنبت وهذا الحبل من الزنا فلا عتلا لوجود القذف حيث ذكر الزنا صريحا۔

اتن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث ابن مسعود دائرہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی ہے ان دونوں حدیثوں میں یہ ذکر نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف انکار حمل سے لعان کرایا تاہم مافی الباب عورت کا حاملہ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ حمل کی

حالت میں لعان کرایا۔ نہ یہ کہ حمل کے انکار سے لعان ہوا بلکہ ان دونوں حدیثوں کے اصل واقعہ میں زنا کی تہمت لگانے کا ذکر آیا ہے۔

شیخ عبدالحی عسکری تحقیق الحجبہ میں لکھتے ہیں:

وقد وقع اللعان في عهد رسول الله ﷺ من صحابيين احدثهما عوسر بن ابيص وقيل ابن الحارث الانصاري العجلاني رمى زوجته بشريك بن مسحمة فلعلنا عتلا كان ذلك سنة تسع من الهجرة ولما هما هلال ابن امية بن عامر الانصاري وخبرهما مروى في صحيح البخاري ومسلم وغيرهما۔

کہ لعان رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں دو صحابیوں سے واقع ہوا ایک تو عوسر عجلانی جس نے اپنی زوجہ کو شریک بن مسحمة کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو ان دونوں نے لعان کیا اور یہ واقعہ ۹ھ میں ہوا۔ دوسرا ہلال بن امیہ ان دونوں کی حدیثیں بخاری و مسلم وغیرہ میں مندرج ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اتن ابی شیبہ نے جو ابن عباس دائرہ مسعود سے دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان میں عوسر یا ہلال کی لعان کا ہی ذکر ہے اور ان دونوں نے اپنی اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی۔ صرف حمل کا انکار نہیں کیا تھا۔ چنانچہ ابن مسعود کی حدیث صحیح مسلم میں اس طرح آئی ہے۔ جبکہ ذکر پہلے آچکا ہے۔ انکار حمل کا ذکر نہیں۔ البتہ دو عورت حاملہ تھیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حدیث مفصل ذکر کر کے فرماتے ہیں:

فصلها اصل حديث عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم في اللعان وهو لعان بقذف كان من ذلك الرجل لامرته وهي حامل لا بحملها۔

کہ لعان میں محمد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا اصل یہ ہے اور یہ لعان زنا کی تہمت سے ہے جو اس مرد نے اپنی بی بی کو لگائی۔ اور وہ حاملہ تھی۔ یہ لعان صرف انکار حمل سے

نہیں۔ مزید تفصیل فتح اللہ براہوردیگر کتب فقہ میں ہے۔

ایضاً: علماء کرام و عوام اہل اسلام کو فقیر کی یہ منت پسند ہو تو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں تاکہ کار و کاروی کی وباء کا قلع قمع ہو یا انھوں اہل سندہ بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ اس کا ترجمہ سندھی میں عام کریں مگر گھر فقیر کا بیٹا ہم ہو چائیں خصوصاً حضرت علامہ صاحبزادہ راشدی صاحب خطیب جامع مسجد غوث الاعظم لاڑکانہ (سندھ) خصوصی توجہ فرمائیں۔

مدینے کا بھکاری

التقریر القاری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی فنر

بہاول پور۔ پاکستان

۲۵ یقیناً ۱۴۲۱ھ

آداب مرشد

صدقہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

از قادیان رضویہ شریف

۱۔ یہ اعتقاد رکھے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر کسی دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کے نفیض و برکات سے محروم رہے گا۔

۲۔ ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان و مال سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر مجاہد کے کچھ نہیں ہوتا اور محبت کی پہچان یہی ہے۔

۳۔ مرشد جو کچھ کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے فعل کی اقتداء نہ کرے کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال و مقام کے مناسب ایک کام کہتا ہے کہ مرید کو اس کا کرنا ہر حال میں ہے۔

۴۔ جو درد و غم مرشد تعلیم کرے اس کو بڑھے اور تمام وجہ جوڑ دے خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیے ہوں یا کسی دوسرے نے بتائے ہوں۔

۵۔ مرشد کی موجودگی میں ہمت نہ اتنی کی طرف متوجہ رہتا چاہیے یہاں تک کہ سوالے فرض و سنت کے نماز لیں اور کوئی وغیرہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔

۶۔ حتیٰ الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے۔

۷۔ اس کے مصطفیٰ پر پیر نہ کرے۔

۸۔ اس کی طہارت یا وضو کی جگہ بھارت یا وضو نہ کرے۔

۹۔ مرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لائے۔

۱۰۔ اس کے سامنے نہ کھانا کھائے نہ پانی پئے اور نہ شوکرے، ہاں اجازت کے بعد مضافا نہیں۔

۱۱۔ اس کے درمیان سے بات نہ کرے، بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔

۱۲۔ جس جگہ مرشد بیٹھا ہو اس طرف پیڑ نہ پھیلائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔

۱۳۔ اس طرف تھوکے بھی نہیں۔

۱۴۔ جو کچھ مرشد کہے اور کرے اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ کہتا ہے اور کرتا ہے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کا قصہ یاد کرے۔

☆.....ایک ضروری التماس سنی عوام سے.....☆

عالم اسلام کے عظیم تر مصنف اعظم مفسر اعظم قلندر وقت آسمان تحقیق کے نیر
اعظم زبدۃ العلماء والفقراء مناظر اسلام قاطع نجدیت ورافضیت، تقدس
تآب قلبہ وکعبہ ولی کامل محسن اہلسنت رہبر شریعت حضرت علامہ مفتی الحاج
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے زور قلم سے چار ہزار
کے قریب کتب و رسائل لکھے جاپچکے ہیں اور وہ اشاعت کے منتظر ہیں۔ آپ
حضرات ان میں سے اپنی استطاعت کے مطابق کوئی کتاب یا رسالہ اپنے
عزیز و اقارب مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے اگر شائع کروانا چاہیں تو
حضرت صاحب کی فہرست کتب علم کے موتی سے اپنی پسند کی کتاب یا رسالہ
چن کر ہمیں مطلع کریں۔ تمام تر ذمہ داری کیوزنگ سے لے کر چھپائی تک
ہماری ہوگی۔ کتاب یا رسالہ ایک ہی ہفتے کے اندر آپ کے ہاتھ میں
۔ انشاء اللہ عزوجل

رابطہ کے لیے:

ناشر
سیرانی کتب خانہ

محکم الدین سیالوی روڈ ماڈل ہاؤس ٹی۔ نزدیکی مسجد بہاولپور

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تر تصانیف درج ذیل کتاب خانوں پر موجود ہیں

مکتبہ ضیائیہ کمیٹی چوک راولپنڈی
0345-5808018

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور

حق چار یار بک اسٹال
پاک پبلشنگ کمپنی فیض ملت پور میرٹھ سندھ
0302-4898563

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور
0300-8842540

مکتبہ فیضان مدینہ رحیم یار خان
0300-9675663

مکتبہ فیضان سنت نزد پتیل والی مسجد ملتان
0306-7305026

مکتبہ گلزار مدینہ سریاب روڈ برماہوئل کوئٹہ
0334-2403121

مکتبہ زاہدینہ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد
0302-7983578

نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور
0301-4377868

مکتبہ غوثیہ نزد عسکری پارک کراچی
0300-2134630

مکتبہ نئی سلطان چھوٹی گٹی حیدر آباد
0312-3807434

مکتبہ سیفیہ متینہ غوثیہ بازار بہاولپور
0301-7728754

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ہوم اسٹیڈ ہال حیدر آباد
0300-3045073

ناشر
سیرانی کتب خانہ

انڈیا ٹاؤن، جلی، سندھ، فیض ملت پور میرٹھ سندھ
0300-6830592